

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232846

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَحْفِظَةُ الْمُؤْمِنَاتِ مَوْسُومٌ بِحِكَايَاتِ الصَّالِحَاتِ

تَصْنِيفُ ثَقِيفِ مَوْزُقَرَّانِ الْمَلِكِ فَانِ قُرْآنِ طَرَحِ فَرِضِ قَبَائِضِ

بَابِ نِكَاحِ نَحْفِ مَوْجِ جَنَابِ نَظَرِ الْوَرَعِ عَلَى صَاحِبِ سِكِّطِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِإِتْمَامِ رَاجِحِ غُفْرَانِ

مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

تَوْبِيتِ بَاقِيَةِ نَزَاتِ بَرَابَرِ سَعْدِ

مُحَمَّدِ بْنِ مُصْطَفَى بْنِ

مَطْبَعُ مَدِينَةِ مَكَّةَ الْمُكَتَبَةُ الْوَحِيدَةُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہایت نیر احمد و ثنا اوس بادشاہ جہان اور خالق انس و جان کو لائق توجہ اپنے یاد کرے والوں کو
 ایسا پایا کرتا ہے کہ ایک اور نکتہ تابع لاری میں جان اپنی تشار کرتا ہے کہ جہان اللہ کیا ہے ہر ان کو جو اوسکے یاد کا
 دم بھر تکرار اوسکو بھی یاد کرتا ہے اور کہ وہ دونوں درود و صلوات اوس رحمۃ اللہ علیہ شفیع الذین یریدون
 جسے گراہا سے خلقت کو پیا یا بادشاہ حقیقی سے ملنے کا یہ ہر سبب بتایا جلی اللہ علیہ آک و سلم
 اما بعد اصحاب بصیرت و ابواب خیرت پر ظاہر ہو کہ ذکر حالات اولیاء اللہ اور نیک بخت پیروں کا سر اس
 موجب برکت اور سبب ایزادی نعمت کا ہر چون کہ زبان ہندی میں اس حال کا کوئی رسالہ قائل ہے کہ
 مسعودات کے دیکھنے میں آیا اللہ اس کا اس انور علی ترنگی نے احوال نیک بخت پیروں کا قصہ ص الانبیا
 اور خیرۃ الانبیاء وغیرہ اسے انتہا کر کے یہ رسالہ عام ہو گیا تاکہ اوسکا عالی سنگر مسودات اسے تین
 عقیبت ہتان وغیرہ ترسے کاموں سے پائیز پشیل اس سے جو ہر ان کے یاد آتی میں دل کو گامین
 ذکر ایضاً جس سے ہر ایضاً تین دو جاگوں پائیز پشیل اس سے جو ہر ان واقع ہو کہ اس رسالہ میں
 بادشاہ ہر ان کی مجلس اوس پیروں کی ہر حضرت مسیح سے ہر سری مجلس حضرت سرور عالم
 فرس آدم کی پیروں کی ہر سری مجلس حضرت رسول اکرم کی پیروں کی ہر سری مجلس اوس پیروں کی
 جو ہر کائنات کی امت میں ہر ان کی مجلس اوس نیک بخت ہر ان کے بیان میں جو حضرت مسیح
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلی تین ہر حضرت علی کی خواہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام

بائیں بھیل سے پہر ایک بہشت میں آدم علیہ السلام کے ساتھ تھی انھیں گیموں لگا کھانے کے
 سبب سے دنیا میں آئیں اور اپنے گناہ سے بہت شرمین جناب الہی میں عرض کی اس پر دروکار
 میرے خراب کیا مٹانی جان کو اگر تو نہ بنے گا بھگلو اور مجھ پر رحم کرے گا تو میں نامراد ہو جاؤں گی
 اللہ تعالیٰ نے اس تج کو اور نیک قبول کیا اور خطا معاف کی حضرت بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا نے
 بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو ساتھ لیکر اپنے گھر سے جب
 حکم آئی شام کے ملک کو روانہ ہوئی تو راستہ میں ایک بادشاہ ظالم نے بی بی صاحبہ کو بہت موعبت
 اور حسین دیکھ کر حضرت ابراہیم سے چھین لیا اور بے ادبی کا ارادہ کیا ہاتھ پٹا بچایا حضرت سائرہ
 رضی اللہ عنہا نے جناب الہی میں دعا کی اسی وقت اوسکے دونوں ہاتھ مشل ہو گئے اور بارے
 بدن کے جو درد کے مارے بیکل ہو گئے بادشاہ بولا کہ ای عورت تو نے مجھ کیا جاؤ کیا ہے
 بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ تیری نیت نے تج کو بے وقار کیا ہے یہ ملعون بولا کہ اگر میں تیری دعا سے
 تندرست ہو جاؤں تو ہرگز تیری طرف بری نیت سے نہ دیکھوں حضرت بی بی صاحبہ نے خدا کے
 جناب میں پھر نیت کی اسی وقت جناب الہی نے اوس مردود کو صحت دی پھر اوس کا حال
 دیکھ کر بہت متناہوا اور پہلے ارادہ سے نہ پھر خدا نے پھر اوسکے ہاتھوں کو اپاہج بنایا وہ کافر
 بری منت سے گزر گیا اسی طرح تین بار اوس کا ذری بد نیتی سے دونوں ہاتھوں کی کھائی مشل
 ہوئی تھی اور اوس نیک بی بی صاحبہ کی دعا سے مشکل حل ہوئی تھی آخر کار ابراہیم کو بی بی سائرہ
 کو ساتھ بی بی باجرہ کے خست کیا لکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد نہ ہوئی تھی اور اولاد کو بہت
 حی جانتا تھا حضرت بی بی سائرہ نے یہ حال دیکھ کر بی بی باجرہ صاحبہ کے پاس جانے کی
 جانت دی حضرت اسمعیل علیہ السلام کے پیٹ سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت
 محبت کرنے لگے تو بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا سے اوداس بیٹین اور بولیں کہ ان دونوں کو بھگلی میں ڈال دو
 اللہ تعالیٰ کو بی بی صاحبہ کی ایسی خاطر داری نہ ملے کہ ابراہیم علیہ السلام پر حکم نازل ہوا کہ
 ابراہیم بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا کی خاطر کر دو گئے دکن منت دیکھا اور ان دونوں کو سامان میں چھوڑا اور اسی

[illegible]

ہستہ ڈرہم اوکے نگہبان ہیں حضرت ابراہیم اوکو جنگل میں ان اب چاہو زفرم چھوڑے گئے جب بی بی
 باجرہ سے حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تو بی بی سائرہ نے بھی بیٹے کی بہت تمنائی ایک دن جنگل
 علیہ السلام اور کئی فرشتہ خوبصورت جوانوں کی صورت بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے حضرت
 اوکو آدمی جان کر ضیافت کے لیے ایک تلابو اچھڑالائے ہر چند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے
 فرمایا پر انھوں نے اس کو اپنے ایک قلم بھی نکھایا اوس نے میں یہ دستور تھا کہ کوئی کسی کو ایذا
 پہنچاتا تھا تو شخص اوس کے گھر کا کھانا کھانا تھا فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چہرہ
 اور اس کو دیکھ کر فرمایا کہ ہر ملاک میں اس واسطے تمہارا کھانا کھایا تو ہم بوط کے عذاب سے کوئے ہیں اور
 تمہارے واسطے دو لڑکائی خوش خبری لائے ہیں ایک کا نام اسحاق دوسرے کا نام یعقوب ہوگا
 بی بی صاحبہ نے یہ بات سنا کر اچھٹا کیا اور فرمایا کہ حالہ غریب ہو کا بچہ عورت اور بوڑھے مرد سے
 اولاد پیدا ہونا ایک بات عجیب ہے فرشتوں نے کہا کہ جس قاور بالماں نے آدم علیہ السلام کو خبر ان
 باپ کے پیدا کیا کیا اچھٹا ہو گا بچہ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا کرے یہ کمزور شے
 چلے گئے حضرت ابراہیم کے ہاں اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت بی بی باجرہ رکھ جابراہیم
 جنگل میں چھوڑ آئے تو ان کے بہت گھیریں آخر والد پر بھروسہ کر کے اوس بچے کو لیکر جنگل میں بیٹھیں
 جب چند روز میں اوکنا پانی اور کھانا جو ابراہیم علیہ السلام دے گئے تھے تمام ہو تو بی بی صاحبہ
 کا دل بچے کی پیاس کو دیکھ کر بے آرام ہوئی بی بی صاحبہ نے جانا کہ بیجان دینے کے اور کوئی
 تدبیر نہیں اور تقدیر الہی سے کچھ گریز نہیں وہاں سے دوڑ کر صفا کے پاس لڑکین اور پانی کے تلاش کر
 چاروں طرف نظر میں ڈرائیں تھوڑی دیر وہاں ٹھہرین کوئی فریاد نہ پونچا اور نظر نہ آیا تو واسے
 دوڑ کر میدان سے گذر کر پہاڑ واپس آئیں اور عطش عطش کم کر خراب باری میں چلا میں وہاں
 بھی تھوڑی ٹھہرین پانی کا نشان نہ پایا لہذا سیوقت زمین اوس پیاس سے بچے کا وہیان آیا سات بار
 بدستور ہی وکوش میں آتی جاتی تھیں اور برابر اوس شہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگاتی تعین
 اسید نہ ہو کہ کوئی جانور اس کو کھا جائے اور عجیب تشنہ اور گرجہ سوختہ کو جلا دے اور اسمعیل اس لیے

اوس سیدان میں مگر می او پیاس سے جلتے تھے مگر کون کی طرح اٹھیا ان میں سے ملے تھے ارحم الراحمین
 نے اونس کے زیر قدم ایک چشمہ پانی کا نکالا اور اوس چشمہ آنحضرت کو اوس پانی سے بلاشبہ حضرت بی بی
 صاحبہ نے چشمہ پانی کا دیکھا اور کھڑا سیراب اپنے جانی کا دیکھا تو شکر خدا کا بجا امان اوس پانی سے شکر
 بھرنی چاہی غیب سے آواز آئی کہ یہ پانی رحمت الہی کا ہے کہ منو کا پیر اوس جگہ تبدیلہ کریم اگر آتا تو ایک بہن
 کیا جب کو اب شکر کہہ سکتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسمعیل کے دیکھنے کو اوس جگہ تشریف لایا کرتے
 تھے جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیل کے کوچ کر نیکا خواب میں حکم ہوا اور حضرت ابراہیم
 بی بی باجہ سے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کو منلا دھو لاکرا اپنے کپڑے پہنا کر ہمارے ساتھ کر دینی بی صاحبہ
 نے حضرت اسمعیل کو منلا لیا اور سر پہ اکھنوں میں لگا یا ابلیس لعین نے بی بی صاحبہ سے کہا کہ حضرت
 ابراہیم اسمعیل کو کوچ کرنے کے لیے جاتے ہیں فرمایا کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو کوچ نہیں کرتا ابلیس نے
 کہا کہ حکم الہی ہے آپ فرما سنے لگین کہ اعلیٰ معون حکم الہی پر ہمارے دل و لب و زبان میں ہے نصیب
 جو راہ خدا میں فرزند دین ابلیس خبیثت یا اوس ہو کر سب کا حضرت زلیخا بی بی بادشاہ طموس کی
 اہلی بی عزیز مصر کی تحسین جب یوسف علیہ السلام کو جو بہت خوبصورت تھے انکے بہائیوں نے
 حمد سے الگ نام سوا اگر کے ساتھ بچا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سخری بہت چاہتی تھیں اور ہم کو
 محبت کا دم بھرتی تحسین جب س بات کا لوگوں میں جرجا سنا تب عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو لوگوں
 کی زبان بند کر نیکے لیے مکان علیحدہ میں قید رکھا یہاں تک کہ بادشاہ مصر نے خواب دیکھا اور یوسف
 نے اوس کی تعبیر بتلائی اور قید سے چھوٹ کے مقرب بادشاہ اور آؤ کو جانشین بادشاہ مصر بنی بی بی
 اوس وقت بہت ضعیف اور حضرت یوسف کی جدائی میں روتے روتے اذھی ہو گئی تھیں غریب بہت سکا
 رکھتی تھیں مجیشہ یوں کے سامنے یوسف علیہ السلام کے منے کی دعا کرتی تھیں جب کہ چو شیدائی
 تب یوں کو توڑ پھوڑ کر بت پرستی ترک کی اور خدا پرستی اختیار کی علیحدگی کی برکت سے حضرت یوسف
 سے حکم ملاقات ہوئی اور یوسف علیہ السلام کی ما سے انکھیں روشن ہائیں اور جوان ہو گئیں پھر نوکری
 دوسرا خدا کی رحمت اور عبادت خدا میں مشغول رہے لگین کہ یوسف علیہ السلام مشاوت رہتے تھے اور یہ

بہر حال اوسنے نہ بولتی تھیں سچ ہی خدا ہر جان توکل میں ان حضرت بی بی خاتون والدہ موسیٰ
 علیہ السلام کی ہیں بنی اسرائیل سے تھیں جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرعون کے دروے
 اؤ کو وہ دم پا کر اور انگوٹھوں میں سرنگا کر اور دہائی میں لپیٹ کر صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں
 ڈال دیا اس لیے کہ اوس وقت کے بچہ میوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ تجھ کو ہلاک
 کرے یا تیرے فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو جیسے نپاے مارا جاے قصہ مختصر وہ صندوق فرعون کے گل کے
 نیچے پڑا اور وہ یوں نے اوس کو فرعون کی بی بی حضرت آسیہ نام افکے سامنے جا کر رکھا جب کھولا
 تو ایک لڑکا خوبصورت اوس میں سے نکلا فرعون کی بی بی افکے اعاب میں گوا اپنے مرض کی جگہ پر لگایا
 اوسی وقت مرض جا رہا تھا بی بی آسیہ نے اپنا بیٹا لکے اؤ کو پالا اور وہ پلانے کو بہت دایان
 بالین لیکن موسیٰ علیہ السلام کا دو دودھ نہ پیتے تھے جب اؤ کی والدہ آمین تب دودھ پیا خدا کی قدرت
 اؤ کیو کہ کس حکمت سے مان کو بیٹے سے ملایا حضرت بی بی آسیہ بھی مزاحم کی فرعون کی بی بی
 قوم بنی اسرائیل میں تھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتی تھیں جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کو قتل کرنا چاہا تو بڑی منت سے بچا یا جب فرعون کو حضرت آسیہ کے ایمان کا اور ان کے خدا پرستی کا
 حال معلوم ہوا تب چونچا کر کے وہ چوپ من لایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسیہ پر سایہ کریں پھر
 فرعون نے ایک بڑا بچہ جاری منگا کر حضرت آسیہ کی چاتی پر رکھا اور بہت دیکھا اؤ حضرت آسیہ نے سارے
 دیکھتے نہ لگایا ان بچہ اور اوس وقت گوا والی میں عاکی اور خدا یا تجھ کو فرعون سے اور اس کے غلاب چھو اؤ قوم
 غلامین سے نکال اللہ تعالیٰ نے ان کے دعا قبول کی اور ان کی جان اور سیوق نکال کے بہشت میں
 داخل کی صحیح ہے جو مشہور ہے شہر نہ ہر زن زن مت وہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت کیساں نکرد + ہ
 ہر عورت عورت ننیں اور ہر مرد مرد ننیں سب ہمیں موقوف اؤ کی توفیق پر ہیں حضرت بی بی
 صدیقہ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کی بی بی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں شہر مدین
 میں اؤ کا گھر تھا جب موسیٰ علیہ السلام مصر سے فرعون کے خوف سے نکل کے مدین میں پونچے
 اور کنوین پر درخت کے نیچے آکر بیٹھے تو بی بی صاحبہ مع انہی دوسری بہن کے کنوین پر کمریاں لیکر

پانی پانے آئین جب سب شہر کے لوگ پانی پلا کر چلے گئے اور کنوین پر پتھر رکھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام
 نے انکا حال پوچھا کہ کما ہم شعیب علیہ السلام کی ٹلیان میں باپ جارسے ضعیف اور اندھے ہیں
 لوگوں کی بکریوں کے پیشے سے جو پانی پیتا ہو وہ ہم پلائے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کنوین پر سے پتھر اٹھا
 کر اونکی بکریوں کو پانی پلایا یہ حال اون نیک بخت بی بیوں نے اپنے باپ کو جاکر سنایا شعیب علیہ السلام
 نے موسیٰ علیہ السلام کو بلایا اور دعوت کی جب وہ نکلے پال وچرن سے نشانیاں ہونا مہوسے کی معلوم ہو
 تو بی بی صفورہ نے بیادہ دین اور اٹھ برس کی خدمت میں ٹھہرایا موسیٰ علیہ السلام نے اس میں شیب ۴
 کی خدمت کی آخر رخصت ہو کر اور عصا حضرت شعیب علیہ السلام سے لیکر مع اپنے ہال بچوں اور بکریوں کے
 روانہ ہوئے پانچ منزلین جھلکے حبشی منزل میدان سینا میں پوسچے تو کمالی گھٹنا اور نایت سری موسیٰ زایا
 وہاں مقام کیا سری کی شدت سے پتھری سے آگ نہ نکلی طور سینا کی طرف روشنی سے معلوم ہوئی اوس منظر
 اٹھی لیکر آگ لینے کو چلے اور بی بی صاحبہ سے کہا کہ تم میان شہر و میں تمہارے واسطے آگ لاتا ہوں
 کسی راہ پر کو وہاں پاتا ہوں موسیٰ علیہ السلام وہاں پوسچے وہ روشنی تجلی حق کی تھی بفضل الہی شامل حال ہوا
 موسیٰ علیہ السلام کو دولت نبوت اور رسالت سے نالا مال کیا شہر خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھے حال
 کہ آگ لینے کو جا کر پیر پیر ہوا جو خدا کے حکم خدا سے غرض سے موسیٰ علیہ السلام وہاں سے
 بی بی صاحبہ کو ساتھ لیکے مصر میں آئے پیغمبری اپنی ظاہر کی اور بخون کو اسلام کی بھوت سنائی حضرت
 بی بی بلقیس بادشاہ شہر سیا کی تعین عقل اور دانائی بہت رکھتی تھیں بدلے جب انکا حال حضرت
 سلیمان ع سے کہا تو انخون نے خط لکھا اور بلایا پہلے حضرت بلقیس نے اپنا انچی بھیا پھر آپ روانہ ہونا
 اور انکے پاس ایک تخت جڑا بہت اچھا تھا وہ تختانے میں بند کر کے آئین حضرت صوفیہ وزیر سلیمان
 کے حکم سے ایک مارنے میں اوس تخت کو سلیمان علیہ السلام پاس لے گئے سلیمان علیہ السلام نے اپنے
 مکان کے صحن میں حوض کھودا کر اور اوس میں مچھلیاں چھوڑا کر بیورین تخت جڑا بی بی بلقیس کی
 دانائی اور اونکی پند لیون کے بالوں کا حال دریافت ہو کر لوگوں نے اوس پر عیب نکالا تھا کہ اونکی پند لیون پر
 بھڑکے سے ہال میں جب بی بی بلقیس وہاں پونہ میں پانی سمجھ کر پاتے چڑھائے حضرت سلیمان علیہ السلام

نے فرمایا: خوش ہو رہی ہو سیدھی علی آویہ بات سن کر حضرت بقیس بہت شرمینہ ہوئے اور تخت اپنا دیکھا اور چلے گیا
 امین اور علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر ایمان لائیں اور کہا امیر بن آج تک میں نے اپنی جان کا بار کیا اور
 اب فرما ہوا ہوئی اور ساتھ علیہ السلام کے ایمان لائی اللہ کا جو ساگر جہانکا ملک اور پائے والا جو حضرت
 بنی ملی مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹی عمران کی تھیں جب ان کی
 والدہ خنسانت خانہ فخر و عابدہ ہوئیں تو کہا ای پروردگار میرے نذر کیا میں نے اسکو جو میرے پیٹ میں تھا
 کر تو اسکو اور قبول کر تو اسکو اوس زمانہ میں مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے لڑکوں کو نذر
 پڑھاتے تھے اور چھوڑ آتے تھے اور مجاور مسجد کے پالتے تھے جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں تو انکی
 والدہ نے کہا ای پروردگار میرے میں نے یہ لڑکی جنی اور امد کو خوب معلوم ہے جو کچھ جنی اور امد اسکا سینہ
 پر رکھ رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مرو سے میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اللہ تعالیٰ نے اسکو
 قبول کیا اور نذر کیا علیہ السلام کو اسکی پرورش پر مقرر کیا مریم علیہا السلام مسجد نقصی کے جسے میں نے تھیں
 اور عبادت خدا کی کرتی تھیں ایک مذہب دشمنوں نے اگر کہا ای مریم تجھکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے اور تھیں
 بنایا ہے اور جن لیا ہے تجھکو جہان کی عورتوں سے ای مریم نبی کی اور اپنے رب کی اور عجبہ کر اور کوع کر ساتھ کوع
 کر نبیوں کے ایک موز کر یا علیہ السلام جسے میں اوسکے پاس آئے اور اوسکے پاس آئے اٹھے اٹھے
 کھانے دھرے تھے پالتے فرمایا کہ ای مریم میرے پاس یہ کھانے کمان سے آئے مریم نے کہا کہ
 اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں میرا اللہ ایسا ہے جسکو چاہتا ہے نفع جمیاب دینا ہے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت مریم
 علیہا السلام اپنی خالہ ماہی کے گھر غسل کرے تو گھسین پروردگار کا جاتی تھیں کہ نہایت جبریل علیہ السلام
 خود عورت ہوں نے وار بھی کے نیک اور اس جگہ ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامہ مریم
 خاتونہ جبریل قوت بہت فرما کر فرمایا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں تجھے اگر تو تنہی ہے جبریل علیہ السلام نے
 کہا کہ وہ شخص نہیں ہوں جس سے تم ڈرتی ہو میں اللہ کا رسول ہوں ملکوتی بادشاہ دینیہ آپا ہوں حضرت مریم
 علیہا السلام نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجھکو کسی آدمی نے نہیں چھوے اور نہ میں ہر کار عورت ہوں تب
 جبریل علیہ السلام نے کہا جبریل ہی ہوں لیکن میرے اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے بغیر باب کے بیٹا پیدا کرنا

۴
 نسخہ مریم
 بنی مریم

آسمان و ارض کو عین اپنی قدرت کا نمونہ بناؤ گا جہاں کو اپنی قدرت و کماؤنگا یہ کہ جسے جبل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے حبیب گریبان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح چھوٹا دی اوسوقت حمل لگایا جب عیسیٰ علیہ السلام کے پید ہونے کا وقت نزدیک آیا مریم بیت المقدس کے طرف روانہ ہوئیں جب ایک گاؤں کے پاس پہنچیں درو کی شدت ہوئی اسواری سے اتریں اور ایک کھجور کے پتے پر چڑھ گئیں اور فرمایا اے کائنات میں اس حال سے پہلے ہی مر جاتی اور بھولی بھری ہو جاتی حق تعالیٰ نے فرستو گا بھیجا اور ایک چشمہ بانیاں نکالا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام پید ہوئے اس چشمہ میں نشوونما کے عمل پر حضرت جبل علیہ السلام نے بموجب حکم خدا تعالیٰ کے آواز دی کہ اے مریم تم گنیمت مت ہونا تعالیٰ نے میرے واسطے نہر جاری کی جو اور سوکھی کھجور کو پھر لکھا گیا ہے اب تو اسکی تمنیاں بھلا اور تازی کھجور میں لکھا اور بیشہ کے دیدار سے تمکین ٹھنڈی کر حضرت مریم علیہا السلام نے جبل علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے گنیمت کے کہ یہ بچہ کہاں سے لائی تو میں کیا جواب دوں گی حضرت جبل علیہ السلام نے کہا کہ اگر کسی کو تم دیکھو تو اشارے سے کہو کہ آج میں نے خدا کے واسطے ینذری کر کہ روزہ رکھوں اور آسمانی می سے باتیں کروں اور میں نے میں جیسے کھانے پینے کا روزہ رکھتے ہیں ویسے ہی باتوں کا روزہ رکھتے تھے جب نبی اسرائیل نے مریم علیہا السلام کے چلے جانے کی خبر پائی تو انکے پیچھے روانہ ہوئے جب آپ کے پاس پہنچے تو کہتے اپنے چھاڑ دے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور منے کہ یہ کیا ہر کام کیا تو نے اے میں ہاروں کی یعنی تو مانند ہاروں علیہ السلام کے بندگی خدا کی کرتی تھی تیرا باپ جبرائیل تھا اور تیری ماں بیکار تھی حضرت مریم علیہا السلام اشارہ طرف عیسیٰ علیہ السلام کے کیا تو سب غصہ ہو کر بولے کہ تو مجھے ٹھٹھا کرتی ہے کیونکہ ہم بات کر رہیں اور اس سے جو بچہ ہوئے میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم سے بولے کہ مجھ کو خدا نے کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی کیا ہے جب یہود نے یہ مجھ دیکھا تو زبان طعن سے بند کی اور جانا کہ یہ وہی نبی ہے جسکے آنے کی اگلے پیغمبروں نے بشارت دی ہے مریم علیہا السلام پر چوشت بدر کرتے میں وہ بہتان ہے پھر تو حضرت مریم علیہا السلام کو بڑی غمت اور حرمت سے لاسے اور بہت توقیر و تعظیم سے لکھا

دوسری مجلس ازواج منظرات کے بیان میں

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ سے اور بی بی عائشہ انصاریہ سے
 اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن جہاں کی سب عورتوں سے افضل ہیں کوئی اونکی فضیلت کے
 برابر جہاں میں نہیں لکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ بیٹیاں تھیں مگر گیارہ میں سب علیہا السلام
 اور باہوین میں اختلاف ہے پہلی بی بی ہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی
 اللہ عنہا میں جنکی کنیت ہندہ ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی پیاری تھیں
 انکے آپ کا نام غولید بن اسیر بن عبد العزی بن خصمی بن کلاب ہوا اور سب اونکے آپ کے کرامات سے منہ جاکر
 نسب آپ کے کرام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لگاتا ہوا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہرہ بن الاصم ہوا جو عامر
 بن لوی کے کہنے میں سے تھیں حضرت رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ہونے سے پہلے بی بی
 خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان سے سورج گھر میں اتر آیا اور نور اوں کا سارے
 گھر میں پھیل کر تمام عالم میں پہنچا کوئی گھر مکہ معظمہ میں ایسا نہ ہوا جس سے منور نہوا ہو جس زمانہ میں حضرت
 خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اونسے ہوا عمر مبارک اونکی چالیس برس کی اور عمر حضرت سید المرسلین
 کی پچیس برس کی تھی مگر اونکا میں شترابیہ نہوا تھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جننی اولاد
 کیا لڑکے کیا لڑکیاں سو حضرت ابراہیم کے کہ اریہ قطعی سے ہیں سب انکے بیٹ سے پیدا ہوئے اور حضرت
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سبب وکی خدیجہ زہراء اور تابعداری کے اونکی خاطر واری بہت فرماتے تھے
 اور انکے جیتے جی کوئی بیوی نہیں کی عورتوں میں سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
 مشرف باسلام ہوئیں اللہ تعالیٰ کو اونکی ایسی خاطر منظور تھی کہ اکیدن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت سید
 انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ الکبریٰ
 جو آپ کے لیے ایک بہن میں کھانسی آتی ہیں جب آپ کے پاس پہنچیں تو میرا اور پروردگار میرے کا
 سلام پہنچا ہے اور نباتات و شجے کہ اونکا گھر بہشت میں ایک موتی کا بنا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنہ
 پروردگار اور جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ کو پیام پہنچایا تو جواب سلام کیا اور
 دوکانہ شکار کا بابا بوقت حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ کی قول صحیح ہو کہ ماہ رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ ہوئی

خدیجہ زہراء
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خدیجہ الکبریٰ

اور رسولان برس تھا حضرت رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عمر مبارک ان کی پیدائش کی ہوئی مزار انوار
 اور نکاح مقبرہ جن کو کہ مغلین میں ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر نبی اور نبی تشریف لیا کرتے تھے وعامہ خیر کرتے
 تھے اور بار بار ذکر خیر سے یاد فرماتے تھے حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 ان کے باپ کا نام حمیہ بن عاتث بن عبد المطلب بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن تیسرے سال
 ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ رمضان المبارک میں اونسے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلعم
 کی شادی ہوئی مسکینوں پریت رحم اور شفقت اور احسان فرماتی تھیں اس لیے اور نکاح خطاب ام المومنین
 یعنی ہانکینوں کی مشہور ہوا تھا آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہیں ہجرت کے
 چوتھے سال جنت کو سدھارین مزار پر انوار اور نکاح گورستان بقیع میں ہر حضرت بی بی زینب
 بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیت انکی ام الحکم تھی اور نام انکی والدہ ماجدہ کا اسمینہ
 تھا اور بی بی عبد المطلب کی چوبیسویں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں بی بی صاحبہ کو پہلے
 براؤ کہتے تھے حضرت سید الانام صلعم نے زینب نام رکھا تھا پانچویں سال ہجری و قیدہ کے مہینے میں
 شادی انکی حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی انکی خواست نگاری میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائیاں کر سہ بھی لڑائی ہوئیں اور نکاح آج تک پہنچا لکھا ہی کہ رسول خدا صلعم نے ان
 بی بی زینب کے گھر میں اوس وقت تشریف لینگے جب وہ سر کھولے بیٹھی تھیں عرض کیا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ بے خطبہ نکاح اور گو اہوں کے تشریف لائے فرمایا اللہ المزج جو بڑا لڑا
 یعنی اللہ نکاح پڑھانوالا اور جبریل گواہ ہو اوس سیدہ مہصومہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت
 صلعم سے میں نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دوڑیا بیان اور بی بیوں پر میں
 ایک یہ کہ نکاح میرا آسمان پر ہوا دوسرے یہ کہ میرے نکاح میں جبریل و میکیل سہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے فرمایا ایسا ہی ہر وفات اوس عالمی و عبادت کی بقول صحیح بی بیوں سال ہجری میں ہوئی عمر تیرہ
 برس کی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع اہل مدینہ کے اور بہن بھائی اور بی بیوں میں منع کیا
 حضرت بی بی سہوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نام بزرگ انکا ام المومنین اور ان کے

باب کا نام زعفر بن قیس بن عبد شمس تھا اس نے کان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے میں جہاد کیا اور اس کے
 کان کا نام نبت قیس بن عمر تھا مکہ معظمہ میں اوائل بعثت میں مسلمان ہوئے تین سو تین سال نبوت کے حضرت
 صدیق اکبر کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ صدیقہ کی شادی سے پہلے شادی ان کی بناب سرور کائنات
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور چار سو ورم مہر قرار ہوا آخر بسبب ان کے بڑھاپے کے حضرت سرور کائنات صلی
 علیہ وسلم نے ارادہ طلاق کا لیا تین ایک رات حضرت بی بی سوہ اوہ جہاں راہ حضرت رسول اللہ صلی
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لیا جاتے تھے اگر تین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لائے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو طلاق نہ دیجیے کیونکہ میں کوئی خوشی یا مٹا نہیں کھتی ہوں
 صرف یہ سیر دل کی مارو کہ کل قیامت کی دن آپ ہی کی بی بیوں میں اونچوں اور اپنی باری مقررہ میں
 حضرت عائشہ صدیقہ کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عرض ان کی قبول کی اور سوال ان کا کیا جواب
 وفات اوس مخدومہ معصومہ کی بائیسویں سال ہجری اخیر زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقع
 ہوئی مزار گوہر بار او کا جنت البقیع میں ہے حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 ان کے باب کا نام حمی بن اخطب بن ثعلبہ بن ثعلبہ تھا اور ان کا نام نبت سہول تھا بعد متحج ہونے خلیفہ
 کے قیدیوں میں آئیں صاحب بیانیک راسے خوش صفات تھیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کال حبانی سے فرمایا کہ تم لو آؤ کرین یا تمھاری قوم میں بھیج دوین یا مسلمان ہو تو اپنے نکاح میں لائیں
 بات تم کو اچھی معلوم ہو کر وہ اس معصومہ نے اسلام اختیار کیا اور کہا آؤ و سلام کی رکھتی ہوں تصدیق حضرت
 کے رسالت کی پہلے وعظت سے میں نے دل سے کی جواب جو منزل مقصود پر پہنچی تو یہود سے مجھ کو
 کیا کام رہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جو مجھ کو اختیار دیا تو قسم ہر اس کی کہ مجھ کو خدا اور
 رسول پیارے ہیں آزاد ہونے اور قوم میں ملنے سے اس تقریر و لہجہ کے سننے سے حضرت پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا خیر کی اور آزاد کر کے ان سے شادی کی اور وہ آزادی مہر
 نکاح کا ٹھہرایا وفات اوس مخدومہ معصومہ کے قول صحیح سے چھ بیسویں برس ہجری کے ہوئی مزار
 گوہر بار جنت البقیع میں ہے حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

انکے باپ کا نام ابو سفیان اور ماں کا نام صفیہ تھا وہ بی بی العاص بن امیہ بن عبد شمس چچہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تھیں وہ معصومہ فراتی ہیں کہ پہلے شادی ہونے سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ کو ام المؤمنین کتا جب میں جاگی تو تعبیر اسے خواب کی یہ کہ حضرت خیر المشرع صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی میری ہوگی چنانچہ اوچھین دنوں میں مجھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانچ میں دیا اور سوفت عمر شریف ان کی تپس برس کی تھی اور مہر چار سو دینار سونے کے ایک روایت سے اور ایک روایت سے چار ہزار درہم مقرر ہوئے تھے وفات ان کی یا المیون برس ہجرت سے ہوئی بعضہ اکتالیس برس بتاتے ہیں مزار انوار بارو نکاح بنت البقیع میں جو حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امیہ المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہیں ان کی ماں کا نام زینب بنت مطلق بن حبیب بن وہب تھا دوسرے یا قیس سال ہجری میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی پانچ برس پہلے نبوت سے پیدا ہوئی تھیں پتالیسویں یا ستالیسویں سال ہجری میں بنت کو سہار بن قیر مبارک بنت البقیع میں جو حضرت بی بی نلی جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انکے باپ کا نام حارث بن ابی ضرار تھا پانچویں یا چھٹے سال ہجرت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی وفات اس مخدومہ کی مدینہ منورہ میں سن چھپن ہجری میں ہوئی مزار شریف بقیع میں جو حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بی بی ہیں اور سب پیاری حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں کنیت ان کی ام عبد اللہ تھی بڑی عالمہ و فقیہہ و مدنیہ و مفتیہ تھیں چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شان میں فرماتے تھے خدا تعالیٰ نے ان کو عظمیٰ و عظیمہ یعنی دین کے تین حصوں میں سے دو حصے دین کے اس لال کپڑے پہنے والی سے لوح حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مجھ کو حضرت کی سب بیسیوں خبر دس باتوں سے بڑائی ہو چکی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے میرے اور کسی کو اری سے شادی نہیں کی دوسرے حضرت

چوتھے سال ہجری کے ماہ شوال میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شادی کی اور عمر اوکا دس درم کی قیمت کا سبب تھا تیسری بیع الاول سن تریسٹھ یا چوٹھہ ہجری میں وفات پائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مارا پڑھی اور بیع بین دفن ہوئے عمر شریف ان کی چوڑی برس کی ہوئی۔

تیسری مجلس ناسطینات کے حوالہ میں

اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب بزرگی اور جہت میں زیادہ ہیں لیکن ان کے بعد بھائی عمر کے بیان کیا جاتا ہے حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا سب بڑی بیٹی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں قول صحیح ہے کہ حضرت رسالت پنا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی ان کے خالاس کے بیٹے ابوالعاص بن الربیع سے کی تھی اور بعد ایاں لاسے ابوالعاص کے دو بار نکاح اوکا پڑھا اور قبول بعضے وہی نکاح رہا ایک لڑکا اور ایک لڑکی علیؑ اس نام پیدا ہوئے لڑکا جب جوان ہوا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف فرما ہوا اور امامہ کی شادی حضرت امیر المؤمنین علیؑ کرم اللہ وجہہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی بعد وفات موجب وصیت اوس عقیقہ من و صہ کے ہوئی اور محمد بن علی اوسے پیدا ہوئے ولادت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نبوت سے پہلے اور وفات آٹھویں سال ہجرت کے ہوئی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا سے بیچھے پیدا ہوئیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی اوکی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسے دوسری عمر میں وفات پائی پیدائش اوکی نبوت سے پہلے ہوئی اور وہ سال شہید ہوئے تھا واقعتاً اصحاب فیل سے اور وفات ہجری کے دوسرے سال جب کہ حضرت مرو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کو تشریف لے گئے واقع ہوئی مزار پر انوار بیع میں ہے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیچھے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور پہلے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئیں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہجرت کے تیسرے سال شادی اوکی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اسی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عمر اوکا دس درم کی قیمت کا سبب تھا

کو ذی النورین کہتے ہیں سن ہجری کے نوین برس اس جہان فانی سے تشریف لگائیں حضرت
 بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل اور اکرم بی بی ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کی بیویوں میں کنیت اولی ام محمد اور لقب مبارک طاہرہ اور نیکہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہوا اگرچہ حضرت
 بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہین مگر بقدر محبت اور شفقت حضرت
 رسول مقبول صلعم کو اوتارنے تھی اور کسی اولاد واجبہ سے نہ تھی دوسری برس ہجرت کے شادی اُمی حضرت
 رسول مقبول صلعم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کی جب عمر اُمی پندرہ برس کی یا اٹھائیس
 برس کی تھی تین برس کے حسین و محسن اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں حضرت
 محسن اور رقیہ نے لڑکپن میں اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور حضرت بی بی زینب کی شادی حضرت
 عبدالمدین جعفر طیار سے ہوئی عوان اور محمد اوتارنے پیدا ہوئے اور عمر لڑکپن کا مکمل آئے اور حضرت ام کلثوم
 کی شادی حضرت عباس علیہ السلام سے ہوئی اور حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امیر المومنین
 عمر فاروقؓ سے کی کہ جس سے پیغمبرین عمر پیدا ہوئے اور بعد شباب دنیا سے گذرے اولاد واجبہ حضرت فاطمہ
 زہرا کی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے باقی رہی افضل ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 سے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں سے کسکو زیادہ دوست رکھتے
 فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پھر پوچھا کہ مردوں میں کسکو زیادہ پیار کرتے تھے فرمایا کہ اوسکے شوہر حضرت علیؓ
 ولادت باسعادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکتالیسویں سال واقعہ اصحاب فیل کے پانچ برس پہلے
 نبوت کے ہوئی وفات اوس معصومہ کی جبہ کو منقبہ کی رات تیسری ماہ رمضان کو گیارہویں برس ہجرت کے
 چھ مہینے چھ فہات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوئی عمر اُمی اٹھائیس برس کی ہوئی نزار پر انوار
 بقیع میں ہونما لنگے جنازے کی حضرت علیؓ اور ایک قول ہے کہ حضرت عباسؓ بھی

چوتھی مجلس نیک بخت بیویوں است رسول آخر الزمان صلعم کی

حضرت بی بی زائدہ رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیک بخت

لوڈی تھیں لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فیضہ حب میں گئی بارہ
 حاضر آئین اور سلام کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیر زادہ آج کس لیے جا کر رو رہے ہیں
 آتی ہو عرض کیا یا رسول اللہ جان میری آپ پر فدا ہو کہ آج میں شفا و حقیقی کی عجیب سرت دیکھی ہو فرمایا
 کہ بیان کرو کیا دیکھا عرض کیا کہ صبح کو یہ لوڈی جنگل میں لکڑیاں لینے گئی تھی جب لکڑیوں کا گٹھ میں
 بانڈھ کر سر پر اٹھانے کے لیے ایک پتھر پر رکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ آسمان سے زمین پر ایک سوار آیا
 اور مجھ کو سلام کیا اور کہا کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد سلام میری طرف سے عرض کرنا کہ خدا
 خانہ حبیت عرض کرتا تھا کہ خوشخبری ہے حضرت کو بہشت آپ کی امت پر تین سو سے بڑی گئی ہر
 ایک گروہ عیال بہشت میں جاوے گا اور ایک گروہ پر حساب آسان ہوگا اور ایک گروہ آپ کی شفاعت
 سے بخشا جائیگا کہ کوہ قعد آسمان کا کیا اور آسمان سے پھر میری طرف التفات فرمایا جب دیکھا کہ مجھے
 لکڑیوں کا گٹھ نہیں اٹھاتا تو کہا کہ امیر زادہ گٹھ کو پتھر پر رکھو یہ پتھر گٹھے کو تیر لکڑیوں کا اور پتھر
 کہا تو پتھر پر گٹھا ہلاؤ زادہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لکڑیوں پر آجائے اور سوت وہ پتھر گٹھ لیکر روانہ
 اور میرے ساتھ روانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آگے گٹھ میں آ رہے تھے اور پتھر آجائے اور پتھر آجائے
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کے سنتے ہی کھڑے ہوئے اور ہمراہ زادہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے گھر تشریف لے گئے اور جیسے پتھر کا دیکھ کر فرمایا ہو کہ کہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مجھ کو بخشی
 اپنے امت کی بشارت دی اور ایک عورت کو میری امت سے درجہ برتر علیہا السلام کو پوچھا یا وفات
 ملی یا زادہ کی عیال میں برتر ہوئے ہوں اللہ

حضرت بنی حاج بنی تاج بنی حوڑ بنی زبلی کی گروہ بنی شہبا
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

مشہور ہے کہ یہ بیان عقیل بن علی کرم اللہ وجہہ کی بیبیاں میں بڑی نیک نیت تھیں ہمیشہ روزہ رکھتی
 تھیں کبھی ایک مہینے بعد اور کبھی پندرہ دن بعد کھانا تناول فرماتی تھیں جب واقعہ کہ بلایں حضرت امام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا اور وقت یہ بیابان ملک شام میں تھیں یہ حال شکر لکراؤ تشریف آئیں
 انکے آنے سے پہلے حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام شربت شہادت نوش فرما چکے تھے بہت حیران
 ہوئیں کہ اب کدھر جائیں آخر بادشاہ غیب ہندوستان کو روانہ ہوئیں یہاں تک تھکے الوصلین میں لکھا ہوا کہ
 یہ نیک بخت بیابان اور نے کی کرامات رکھتی تھیں اور کہ ہندوستان کے شہر لاہور میں جہان اور نکا
 اب ہزار شریف ہوا اپنے صحابوں اور خادموں سمیت پو پوین اور اور جگہ رہیں تھوڑے دنوں میں بہت
 محبوبیت ذات کی برکت سے مسلمان ہوئی اور بہت مرید ہوئے جب یہ خبر لاہور کے حاکم کو پہنچی تو
 سنجیدہ ہوا اور اپنے بیٹے کو انکے پاس بھیجا اور کہا کہ ہمارے ملک سے یہاں جاؤ جبکہ بیٹا اس حاکم کا
 اونکی خدمت بابرکت میں پونچھا تو مرید ہوا اور اسی جگہ بیٹھ رہا اس بات سے وہ حاکم بہت خفا ہوا
 فوج لیکر لڑنے آیا جب نزدیک پونچھا تو نیک بخت بدوین نے جناب باری میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی
 کہ اے الہی ہمارے محرم کی صورت دیکھنے سے بجا زمین کو حکم کر کہ ہمارے چپا لے کتے ہیں کہ اس وقت حکم
 رب العالمین سے زمین چٹھی اور وہ بیابان نیک بخت نہ میں میں ساگنیں انکے شاگردوں اور غلاموں کو
 راجہ لاہور نے شربت شہادت کا بلایا اور اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لے گیا سپردہ اسی جگہ جا بیٹھا اور
 اوسکے فرار کے کا مجبور ہوا چنانچہ ایک کھجور اور ایک اولاد میں سے ہیں اور نام اوسکا شیخ حال بیان
 کرنے میں ۔ اور یہ بھی یہاں تک تھکے الوصلین میں لکھا ہوا کہ ایک شخص اوس زمانہ میں مبرا بنجومی تھا اون
 نیک بخت بیابان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعویٰ کیا کہ میں علم غیب کا جانتا ہوں اور اگلی سچھلی
 خبر یہ ہے کہ بیابان کے خادموں سے بحث شروع کی یہ خبر جب برہمنی بی صاحب کو پہنچی تو کھانا
 پکایا اور سافروں اور مسکینوں کو بلایا بری محض کی جب کھانا تیار ہوا تو ہر ایک کے سامنے اچھے اچھے
 کھانے چنے اور گے بنجومی کے ایک طباق میں کھانا بھر کر اوسپر کھئی رٹیاں اور کچی کھجوری رکھی تاکہ
 معلوم ہو کہ اسکے نیچے کچا کھانا ہے جب سب کھانا کھانا شروع کیا تو بنجومی کچی کھجوری جو اوسکے لگے دھڑکی
 تھی دیکھ کر حیران ہوا اور کھانا کھا اڑا دیا ہوا کہ کدو کچی کھجوری اور سے اوتاڑا لو سچے اوسکے پکا ہو کھانا
 جب بنجومین نشانہ معلوم ہوا کہ نیچے کچی کھجوری کے پکا ہو کھانا ہے تو غیب کہ خاصہ خدا ہو کہ دیکھ جانتے ہو وہ

بخوبی بہت شرمندہ ہوا اور قہر کر کے مرید ہوا غرض کہ بزرگی میں ان پاک دہن بیبیوں کے کسی طرح کا
 شک و شبہ نہیں صاحب تحفۃ العوام صلی اللہ علیہ وسلم کہ مخدوم علی گنج بخش بھوری جب لامبور میں تشریف
 لائے اور باہر شہر کے ٹھہرے تو ہر مفتہ جہولت کے دن دن نیک بخت بیبیوں کے فرار پر تشریف
 لیجاتے تھے اور فرارات سننے و درجہ کی متوجہ ہوتے تھے بہت ادب اور بھلا سبب نزدیک
 بناتے تھے ہیں معلوم ہوا کہ فرارات اور پاک دہن بیبیوں کے حضرت مخدوم کے تشریف لانے سے
 پہلے اس جگہ تھے بزرگی اور بڑائی اور ولایت ان نیک بخت بیبیوں کی کتاب تلمذ حمیدیہ سے اور
 تذکرہ قطبِ اعالم وغیرہ سے ظاہر ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے فیض باطن اس گاہ عالیہا سے
 پایا ہے اور اب تک فیض جاری ہے بی بی حلیمہ شوہر بی بی تنوری لوٹدی خدمت کر نیوالی اور فیض بانیوں
 اس و گاہِ فلک پایگاہ کی میں فرار اور انکا بھی اندر احاطہ خائفہ کے ہے حضرت بی بی خولہ
 رحمۃ اللہ علیہا حضرت خولہ بی بی بن حضرت ازولہ کی بڑی عابدہ زاہدہ عظیمہ شہی بھادو کام اور
 شہبازی کا ہوا وہ ایک کارنامہ انکی نیک کرداری کا زمانے میں باقی رہا کہ حسب مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت خولہ
 کے بھائی ضرار بن الانور جب شوق سے مقام بیت البیاعین بر قلع بادشاہ کے پاس لشکر عظیم کے ساتھ
 لڑنے گئے اور خوب لڑے چار طرف کا فون کو مارا اور قلب لشکر پر کئی بار گایا اور کہا کہ دروان سپہ سالار لشکر کو
 مارین دو گھبراہ بجائے پڑھیا ہوا لشکر کھارین بل بل پڑھتی اس وقت حمران بیادوان کا لڑنے کا کھلا اور
 لشکر کو بجائے گئے سے روکا اور حضرت ضرار بن الانور پر حملہ کیا اور نیزہ مارا اور انکا بانہا بانہ دست ہوا اور نیزہ
 اسکا خضر کو فزایا پھر حضرت ضرار نے بھی نیزہ ایسا مارا کہ حمران کے کلیجے پار ہوا اور وہ گرا اور مرنے لگا
 ابن الانور نے نیزہ اپنا کھینچا وہ نے پھل کا کھلا دروان کو اپنی بیٹے کے منہ کا پڑا اور غصہ ہوا اور فوج کھارین
 کہہ امر پڑ گیا اور حضرت خضر کا نیزہ پھل سے ٹالی و کھیکر چار طرف سے رومی ٹوٹ پڑے اور دونوں طرف سے
 سخت لڑائی ہوئی آخر حضرت ضرار گرفتار ہو گئے ہر چند مسلمان نے حملہ پائی کیے اور داد و بہادری
 کی دی مگر حضرت خضر کو نپا یا جب حضرت خولہ نے بھائی کے قید ہونے کی خبر سنی تھیں پھر کھینچ جو تون
 کے مجمع سے اٹھ کر ایسا لباس تن پہنیں کہ سوارے انکھوں کے کچھ نظر نہ آتا تھا گھوڑے پر سوار

تلواری سے لگانیزہ ہاتھ میں لے سپاہ ورم پر یک ٹ گئیں اور قلعہ شکر میں جا کر ٹھہرائی ترین کہ وہ میر
 بائیں ہتھوڑوں کو مارا اور ہتھوڑوں کو تنہی کیا اور چار طرف لڑتی تھیں اور بھائی کو ڈھونڈتیں تھیں پھر جب
 نہایتیں تھیں نہ ان کو روٹی تھیں اور صبرت اور لشکر سے نکل آئیں تھیں رومی انکی لڑائی سے درستی
 اور کشتے تھے کہ اگر تیرا ایک مسلمان اس سوار کی طرح لڑے گا تو ہم میں طاقت لڑنے کی نہیں اور یہ حال
 نولہ کا دیکھ کر مارے مسلمان اور خود حضرت خالد بن ولید اور حضرت رافع بن ہدیہ و سعد و اشکارہ اسد کے
 حیرت میں تھے اور آپ میں کشتے تھے کہ یہ کون خدا کا بندہ راہ خدا میں اپنی جان کے راجہ و خدا اسکو فتح
 خیر سے بہت مسلمانوں نے پکارا اور حال پوچھا کیونکہ حضرت خولہ نے جواب دیا کہ اگر خالد بن ولید
 پکارے پھر میں جواب دیا کہ مسلمانوں نے پکارے کہا کہ امیر اسلام نے مسرت و اسکی شہرہ والی پکار
 تو بھی حضرت خولہ بے کسم کے نہ دلیں آخر حضرت خالد بن ولید نے گھوڑا اور راجا اور خود پالما
 جا کر بت اطر و مکرار سے حال پوچھا اور سوقت حضرت خولہ نے باہر و ناک آئندہ سے کہا کہ امیر
 سرور نہیں ہو کر دانی کی میں نے آپ سے نافرمانی کی راہ سے مگر سبب حیا کے کہ میں عورت
 پر دشمن ہوں فو یا حضرت خالد نے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو کہا میں بیٹی ازود کی بہن ضرار بن القدر
 کی ہوں عرب کی عورتوں میں مٹی بھی تھی کہ بھائی کی خبر فید ہونے کی شک بھائی کے چھڑانے کو نکل
 خالد بن ولید یہ حال سنے روئے اور انکی تشری کی کہ ہم سب مسلمان کے حکم کر سیکے اللہ چاہے
 کہ اسے ہدائی ہو پلوچیں اور انکو فید سے چھڑائیں کہا حضرت خولہ نے کہ میں سب سے پہلے حکم کر
 پھر سب حکم کیا مسلمانوں نے حضرت خولہ سے بڑھی ہو میں لڑتی تھیں اور بھائی کو پکارتی تھیں
 دو ہونکہ لڑتی رہی پھر جب دونوں لشکر اپنے مقام پر آئے حضرت خولہ نے سب مسلمانوں سے کہا
 کا مال پوچھا کسی سے کچھ حال اور کائنات تب بیان کر کے ایسا روئے کہ مسلمانوں کا دل رہنے لگا
 اور پھر حضرت خالد بن ولید سے قطع کیا کہ کچھ نہیں کہ فوج مخالفہ کی آتی نہ انکی خالد بن ولید اور
 سب مسلمان مسعد لڑائی کے ہوسے تھے کہ اوخون سے ہتیار بچیکہ دسکے اور سپاہ انکی حضرت خولہ
 بن ولید نے پناہ دینے کا حکم دیا اور اپنے روہ راؤ کو بلایا کہا اوخون نے کہ ہم لوگ لشکر و روان کے ہیں

اور اپنے دل کا تمام حصہ کے یکو یقین ہو گیا کہ ہم مسلمانوں سے ملاقات لڑنے کی نیت نہیں رکھتے بلکہ ہم
 سب حصہ کے اپنے نوالے آپ سے پناہ مانگتے ہیں اب آپ یکو صلح کر لیا تو ان میں سے جو ہیں اور نقد
 جس جو یا حسین آپ سے نہیں لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم صلح کر لیا تو ان میں سے
 ہیں اور صلح جسے تمام حصہ میں پہنچا کر ہیں گے اب کو ہمدی حالات میں رہنا چاہیے اور ضرر بنی اللہ
 کے مال سے جو تھیں خبر ہو وہ کو کہا اور انہوں نے کہ جس ملاوٹ مسلمان نے بہتوں کو مارا اور میرا
 حرم کو قتل کیا اور اسکے باپ سردار ورن کو اس کے غم میں سبقت کر گیا اور کو گرفتار کر کے دوسرا
 نے اپنی خوش کرداری دکھانے پر قتل پادشاہ پاس نہ کیا جو خالد بن ولید نے حال اسکے راف بن
 عروڑ طائی کو سو سوار کے ساتھ واسطے چلنے کے ہزار ابن الاوز کے روانہ کیا حضرت خواجہ بھائی کی
 زندگی کی خبر سیکھتے بہت خوش ہوئیں اور حضرت خالد سے اجازت لیکر بھائی کے گھر اسے دیکھتے
 جبہ رافع بن عمار داوی الجیوۃ میں پونے ایک غبار نظام ہوا سیکھ کہ فوج ہی فرمایا حضرت خالد سے
 مسلمانوں سے کہ ہتھیار ہونے پر غبار اٹھا کر دو کیا کہ رومی ضرار ابن الاوز کو اپنے چچ میں لے کر دیا
 پونے اور ضرار اس وقت ورن کے شہر میں پہنچے تھے کہ حضرت خالد نے کہیں گاہ سے دیکھا کہ وہاں
 میں جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دماغ اور ناری قبول کی اور کو ہتھیار دی اور میں ہتھیار
 ہوں پھر حضرت خالد کو کہہ دی اور حکم کیا اور رافع بن عمار نے اسے سب مسلمانوں سے چھوڑ کر چلا گیا
 خدا کی قدرت سے فتح مند ہوئے ایک رومی امین سے باقی نرا اور خالد نے چھوڑا اسے بھائی کو
 اور سلام کیا اور کو ضرار نے مرحبا کہا اور کو چھوڑا حال حضرت خالد کی شہادت اور ہمدی اور حضرت
 ورن دیکھا اور جو اس کے ساتھ عورتیں عرب کی تھیں اس کے بھی احوال نیک خصال کا بیان اس نے کیا
 مختصر کتاب میں ہوئیں اسکا چنانچہ ایک اور تبرا کہ جو کہ تاریخ معتبر واقعہ میں مذکور ہے کہ
 لکھا جاتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خالد بن ولید کو لشکر اسلام کے ساتھ
 مقام بئہ بنیاد روم کے دمشق پہنچا دیا اور خود تھوڑے مسلمانوں سے پیچھے روانہ ہوئے اور
 اور عورتیں بھی ساتھ تھیں اس وقت دمشق کے افکار بطریق بعض نام اور بعض نام کے افکار

کر کے دس ہزار سوار اور چھ ہزار پیادے سے حضرت عائشہؓ کے تعاقب میں نکلے جب اہلین حضرت عائشہؓ
 کو یہ حال معلوم ہوا تھا مشحور امین غم سے اور راہ دیکھتے تھے لڑکوں اور عورتوں کے پوچھنے کی کہ
 ابو اصر نے مسلمانوں کو گھیرا اور سخت لڑائی ہونے لگی دونوں طرف سے اور گھیر لیا دوسری جگہ بھڑک
 نے راہ میں لڑکوں اور عورتوں کو اور قصد کیا اس سے دشمن کا ہر گھمراہ مقام استراحت میں بیٹھ چکے تھے اپنے
 بھائی پورص کا حال بھی معلوم کرنے کے کیا ہوتا ہوا اور حکم کیا اپنے ساتھ والوں کو کہ لڑکوں اور عورتوں کو
 بہت حفاظت کریں کہ دشمن بیٹھ گیا جاسکے اور دیکھ کر حضرت خولہؓ کا سبب میں خوبصورت تھیں
 بھڑکے اپنے واسطے تجویز کر کے کہا کہ انکی خواہش کوئی نہ کرے اور حال اور منہجیت عورتوں کا پتہ
 کہ جس عورتیں قوم حمیر اولاد عمالہ اور تابعہ کی تھیں اور گھوڑے کی سواری اور اتوں کے چلنے اور عرب
 سے مقابلہ کرنے پر عادت رکھتی تھیں جب حضرت خولہ بنت الازہرؓ نے کہا اوس نے کہ ایہ بیٹیاں حمیر
 اور باقی نام و نشان قوم تنج کی آیا رضی ہو کہ کافر غالب ہوں تم پر اور تم مشرکوں کی خدمت کرو کہمان
 کوئی وہ شجاعت اور کیا ہوئی وہ غیرت تمہاری کہ جب کا چہ چاہے عرب کی مجلسوں میں ہوتا تھا اور میں بہتر جا
 ہوں مارا جاتا تھا اس صیبت سے کہ تم خدمت گاری اور تابعداری کرو کا فزون کی کہا اور وقت حنیفہ
 بین غفار حمیر نے کہ ایہ بیٹی ازور کی جو تم نے کہا وہ سب جیم ہو گیا کہے دشمن کے جسکے پاس گھوڑا
 جو نہ تیرہ ہر شخص نشتا دشمنوں کی قیدی میں ہر سطح لڑے اور کیا حیلہ لڑیکا کہے فرمایا حضرت خولہؓ نے
 کہ اہلین عمالہ اور تابعہ کی خدیو کی چوہین تو میں کہ اوکو لیکے ہم حملہ کریں کافروں پر اور اللہ تبارک
 و کار ہر یار میں گے کافروں کو یا مارے جائیں گے اور راحت پائیں گے ننگ عار سے یہ کلام حضرت
 خواجہ کا شکستہ کھائی خدا کی عظیمہ بی عفار نے کہ جو تم نے بات کہی اوس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے
 اور وہ کھر میں جو میں سب عورتیں ایک ایک خوب خیمہ کی لیکر اور شو کرتی ہوئیں کافروں کے مقابلہ کو
 کھلیں اور حضرت خولہ بنت الازہرؓ عورتوں کے آگے تھیں اوس کے پیچھے عظیمہ بی عفار کی اور
 ام ابانؓ بیہ کی اور سدہؓ بیہ نعمان کی اور کتنی عورتیں تھیں اور سبجیا حضرت خولہؓ نے کہ سب ایک
 جگہ ہو کر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جدا نہ ہو اور نیز دن اور تلواروں سے شکست نہ اٹھاؤ اور

قدیم بڑھایا خولے اور مارا ایک کافر کو چوب کدہ بیوش ہو کر گرا اور مرایہ حال دیکھ کر لنگار رو سیون نے اور ڈانٹا بھڑ
 نے اور پوچھا کیا سبب ہو تھا سے لڑنے کا کما عفریو نبی عفا نے کہ ہم لڑتے ہیں اس واسطے کہ چین ہم عرب کے
 عاص سے اور ارج کے دن مارین ہم کو چوبون سے بطرس کا نام سنکر منبیا اور اپنی قوم سے چلا کر کہا کہ ہمارے عورتوں
 کو اور گرفتار کرواؤ نکلو اور جو کوئی خولہ کو بیٹھے اذیت سے اسکو بھو گھیر لیا رو سیون نے عورتوں کو اور قضا کیا
 انکے پاس پو پو پیچنے کا لکڑی راہ پانی اور جو گیا مارا گیا میان مک کہ مارے گئے تین سوار بھر تو غصہ
 میں آیا بطرس اور اوڑا گھوڑے سے اور اسکی قوم گھوڑوں سے اوتری تلوارین اور بھجوسے لیکر عورتوں کے
 طرف متوجہ ہو اوسوقت اون کی بخت عورتوں کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھی اور ایک دوسرے
 کو بھجاتی تھی کہ اختیار کر موت کو برسے لوگوں کی طرح اور نہ روش ناکاروں کے اور خولہ بنت اللادور اس
 معرکہ میں شیر کی طرح دوڑتی تھیں اور شرین بہادر کی پیرستین تھیں کہا اوسے بطرس نے کہ ایوی بی عرب
 کی باز رو تم ان عورتوں سے کہ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور تمہارے ساتھ نیک ارادہ رکھتا ہوں کہ
 کہ تم خوش ہوگی اور رضی رہوگی اور میں مالک ہوں بہت مال اور زمین کا اور بڑا رتبہ رکھتا ہوں جسٹل پادشا
 پاستی سب سامان تھا سے لیے جو اگر نہی ہو کہ میں تمہارا مالک ہوں اور نہ ہاک کر دے اپنے ہاتھ سے اپنے
 تین کہا حضرت خولہ نے کہ اے کافر میں نے کافر کے قسم جو خدا کی کہ اگر فتح پاؤں میں تجھ پر تو روں کے سر کو میں
 چھوڑے اور رضی نہیں ہوں کہ تمہارا اپنی بکریوں اور اونٹوں کا چرواہہ بنائیں ہر کوئی نہ رضی ہوں کہ تو ہمارا
 شل اور کفو ہو گئے گھوخت سنکر بطرس غضب میں آیا اور اپنی قوم کو بچارا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام
 اور عرب میں کوئی بات شرم کی ہوگی کہ عورتیں تمہارے غالب آئیں اور تم مس کے اور بھل پادشا کے غصے
 بطرس کے اس غیرت دلانے سے جوش میں آئے رومی اور شامی اور حاکم کیا کیا لگی اور صبر کیا عورتوں نے
 انکے ساتھ بیٹے میں اور ہوسہی تھی لڑائی سخت کہ اس حال میں قریب پو پیچنے رافع بن عمر لٹا لی اور ہزار
 بن اللادور اور خالد بن ولید بعد فتح کر کے لڑائی اور قید کر لیں بولقص کے اور دیکھا اوڑے ہوسے غبار کو
 اور چلتی ہوئیں تلواروں کو اور قریب گئے رافع بن عمر و اور کہا کہ خالد بن ولید سے جو دیکھا تھا بڑے تعجب میں
 آئے خالد بن ولید اور فرمایا کہ بیشک یہ عورتیں اولاد عاتقہ اور بنالعیہ سے ہیں کہ بعض ان عین سے تبع ابن اللادور

"تبع بن ابی لہب اور عبد العزال مغطوہ و تبع بن مسلمان سے اوس تبع کے مین جنھوں سنہ قبل طووز والہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی دے سکے نبوت کی دی تھی اور شہادت کے
 تصنیف کیے تھے اور جانو تم اسی اف بن عیسٰی کہ ہادی اور لڑائی ان عورتوں کی قدیم سے بہت جگہ
 مشہور اور اب بری برائی حال کی اونھوں نے تمام لوگوں مین اور عرب کی عورتوں مین انھیں اسلام
 مسلمان بنال سکے خوش ہوئے اور میرا بن الانزور کہ پڑے پھیک کر اونیزہ لیکر سہار ہوئے گھوڑے
 پہاڑیادہ کیا چلنے لگا کہ وکا اونکو خالد بن ولید نے کہ جلدی کر دیکھا ہوئے دوسب مسلمانوں کو کہما ضرر
 نے کیا پی مین کے مدد غیہ مین جسے صبر مین ہو سکتا پکارے خالد بن ولید اور کیا کیا سب خاندان اسلام
 کو چہرہ بوقت ملا دیا جھون نے گھوڑوں کے سروں کو اور بند کیا نیرن کو آئے حضرت خالد بن ولید
 قلب سپاہ مین اور فرمایا اور مسلمانو جب پہنچو تم رویون تک گھیر لو اونکو اور چڑھو عورتوں کو اور سکے چوں
 کو امید ہو کہ اللہ مدد اور رحم کرے یہ کہا اور ملکہ کیا کافرون پر اسوقت لڑے تھے رومی اور شامی و خوز
 سے پھر جب نظر آئے نشان لشکر اسلام کے اور دیکھیں ٹکڑی ہوئی تلوار مین اونکی پکار مین حضرت خولہ
 بن الانزور کہ امرا و لا و مالقہ اور تبا لفتح دی ٹکڑی و گار کرنے اور خوشی بخشی تھارے دلوں کو اور گیارے
 رومی اور شامی اور دیکھتا تھا ایک دوسرے کو اور ڈرا بطرس اور کہا ای عورتو ہم بھی مان اور مین سکھتے مین مین
 حرما تمہارے اور چھوڑا مینے ٹکڑی اور اور کیا او سنے بھاگنے کا کہ دیکھا او سنے دوسواروں کو قلب لشکر
 سلامت نگلے ایک نہ رہے مینے ہوئے گھوڑے پر سوار اور دوسرے نگلے مین عربی گھوڑے کے گھوڑے
 سوار کہ اللہ انھیں جہان پہلوان حضرت خالد بن ولید سیف اللہ اور دوسرے حضرت ضرار جہاڑے تھے کہا چلا کر
 بطرس نے خولہ سے کہجا تم اپنے جہانی پاس اگرچہ خوش مین مین تمھاری جدائی سے اور کہ ضرار
 ابن الانزور سے کہ تو تم اپنی مین کو کہ میرا مین نے مبارک ہوں تمکو چھپا کیا او مکا خولہ نے کہ ضرر ہو چکا
 بھی ساتھ دنیا تیرا تیری زندگی تک اور کہا ضرر نے قبور کیا مین نے ہدیہ تیرا اور دیتا ہوں مین بھی ہے
 مین بدیہ تجھ لو کہ نیرہ سے یہ کہا اونیزہ مارا ضرر نے اس کے سفید ہاڑے پونچ گئیں خولہ نبٹ الانزور و
 تک اور مارا اسکے گھوڑے کے کو چہرے پر گرے لگا وہ دشمن نہا کا گھوڑے سے کہ وہاں لیا او سکے نیرہ ضرر

نے اور اُسے دیکھا زمین پر اور کٹ لیا اور سکا کر فرمایا خالد بن ولید صیف اللہ نے بڑا لک امدت وہ ضرب کر
 کہ نہیں نفع تھا ان اوہین صاحب غریب کو پھر دعا و کیا مسلمانوں نے کافروں پر اور ارباب کو حاکم بن عیون
 کی روایت کہ تیس کا فرانسہ فرار بن لاندور کے ماتہ سے مارنے گئے اور غلبہ بنت لاندور نے چاروں سے بہت مار
 اور غیوریت و عافیت و استیخت لائی کہ نہیں دیکھا تھا شل اونکے میں کبھی کہتے ہوئے اور اُسے گئے تین ہزار دیکھا اور
 شامی اس جگہ کو بتاتی تھا کہ اچھا کیا مسلمانوں نے اور کافروں کو پھر لیا شامی اور دیکھا کہ کوئی نکال دیکھا
 اور لیا مسلمانوں نے سب ان اور کافروں کے مسلمان تھے منہ ہو کے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس لکیرکتے ہوئے غرض کہ
 شکر الہی جو اللہ نے حضرت امیر اللہ تھے یعنی المدینہ فتح کو سکے اور کون اور جو تو کچھ کے حضرت بی بی شہوانہ مخمبی
 رحمۃ اللہ علیہا بڑی عالما اور عارفہ بن علم اس قدر تھا کہ مومنہ پر پردہ ڈال کر مجلس میں بھیج کر بہت غمی کو
 سے و غلظ فرمایا کہ تیجین بڑے بڑے عابد اور عارف اور ارباب و انکی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور فائدہ دیتے
 جو ان کا دیکھتے تھے کہ میں کہ بی بی صاحبہ بہت رویا کہ تیجین کسی نے عرض کیا کہ بہت سنے سے اند
 ہو جانے کا ڈر فرمایا وہ نے سے اندھا ہونا دیا میں بہت اچھا جو عاقبت کے اندھے ہونے سے اور غلبہ
 دوزخ سے کہتے ہیں کہ جب ان بی بی صاحبہ بڑھی ہوئیں اور عمر اخیر کو پونچھی اور سوت حضرت شیخ فضیل
 ابن عیاض جو کہ بڑے درویش کامل تھے انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے حق میں ڈ
 کیجئے فرمایا ابو فضیل درمیان میرے اور خدا کے کیا ساری چیزیں اگر دیکھ لوں میں انکی بکت سے قبول
 ہو جاوے اس بات کی سنتے ہی حضرت فضیل عیاض نے نعرہ مارا اور بیرون گشت وفات ان بی بی
 صاحبہ کی قبول صاحب سفینۃ الاولیاء کے لکھو پچتر برس جو بی بی ہوتی حضرت بی بی غفرۃ
 العابدہ رحمۃ اللہ علیہا عارفہ اہل بصرہ سے تھیں اور سحار اور مدویہ کی صحبت رکھتی تھیں خوش
 خدا سے اس قدر روئیں کہ اندھی ہو گئیں اور اُسے کسی نے عرض کیا کہ اندھا ہونا تمہارے دشوار ہے فرمایا
 کہ شرمندہ ہونا خدا سے تعالیٰ سے اس سے بھی دشوار ہے وفات انکی قول صحیح سے لکھو اسی میں
 ہجری میں ہوئی حضرت بی بی رابعہ اجیری قدس اللہ سرہا قدیم بی بیوں میں
 بڑی عارفہ اور صاحب کرامات بلند مقامات تھیں تعریف انکی لکھنے اور بیان کرنے سے

باہر چڑھے بڑے بڑے اور اولیا مراد انکی خدمت بابرکت میں باطنی مشکون کی آسانی کے لیے
 حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ علماء دین معتمد علیہم جمعین انکی خدمت میں بیٹھے
 ہو چھنے کے لیے حاضر ہوتے تھے اور انکی نصیحت اور دعا کی آس کتے تھے حضرت ابی نری رابعہ بصری
 ساری رات نماز پڑھتی تھیں اور صبح تک کھڑی رہتی تھیں تھوڑی سی تھوڑی عبادت انکی ہر رات کی پڑ
 رکعت نماز تھی صاحب تذکرہ الاولیاء فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت رابعہ بصری ابراہیم کا کر کے روانہ کعبۃ
 کے ہوئے اور ایک گدھے پر اپنا اسباب لٹا کر جب مکہ میں پہنچے کہ ہمارا گدا فائدہ والوں نے کہا کہ تم
 تمہارا اسباب لٹھیلین فرمایا تم راستہ لو میں تمہارے بھروسے پر نہیں آئی ہوں پس فائدہ والے چلے گئے
 اور حضرت رابعہ اکیلی رو گئیں دعا مانگی کہ اے اللہ میں بادشاہ عالمیاد عاجز غریب عورت کے ساتھ ایسا بھی
 کرتے ہیں کہ پہلے اوسکو اپنے گھر کی طرف بلائیں اور پھر راستہ میں گدھا اور سکائیں اور گھل بیان میں اکیلا
 اوسکو چھوڑیں کہتے ہیں کہ ابھی دعا تمام نہیں ہوئی تھی کہ گدھا کان جھاڑا اٹھ کھڑا ہوا حضرت رابعہ نے
 اپنا اسباب اوسپر لٹا دیا اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوئیں صاحب سبکتہ العافین نقل کرتے ہیں کہ حضرت بی بی رابعہ
 بصری چار ہفتین تھیں اور یہ سب چھوٹی تھیں اسی لیے انکو رابعہ یعنی چوتھی کہتے تھے جس رات حضرت
 بی بی اساحہ رحم پیدا ہوئیں اوسکے باپ کے گھر میں اتنا کپڑا تھا جو میں انکو پیشین اور ستر تیل نہ تھا کہ چراغ
 جلاؤں انکی والدہ ماجدہ نے انکے باپ سے کہا کہ اپنے پڑوسی کے پاس جاؤ اور تیل اوس سے لاؤ اور
 انکے باپ نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ سولے تیرے کسی سے کوئی چیز مانگوں گا آخر سبب جاری
 ہمسائے کے گھر پر گئے اور دروازہ پر آواز دی گھر والے سوتے تھے کچھ جواب نہ پایا لٹے چلے
 آئے اور سوئے مول خدا علیہ السلام علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا کہ فرماتے ہیں ان شخص دل تنگ ہو
 اور غم نہ کرے لڑکی جو تیرے گھر پیدا ہوئی ہو قیامت کے دن اسکی شفاعت سے ستر ہزار آدمی میری
 امت کے بخشے جائیں گے اور اگر فلاں سے دل تنگ ہو تو صبح امیر یہوہ کے پاس جا اور ایک کانڈ پر
 لکھ لیا کہ ہر رات سو بار و دو اور جمعہ کی رات چار سو بار و دو تو مجھے بھیجا کہ اتنا تھا اس تکھیلے کی رات کو جو تو
 و دو بھیجا بھولی گیا تو کفارہ اوسکا چار سو دینار حلال اس مرد کو دے جب امیر تجھکو دینا رہے تو اپنے

خراج میں لا باپ حضرت بی بی رابعہ کا جب خواب سے جاگا تو رویا اور خط لکھ کر امیر کے دروازہ پر جا کر دیا کہ
 امیر کے پاس بھیجا امیر نے اپنے حال مخفی کو ظاہر باپ کے اعتقاد لایا اور خط پڑھنے کے بعد خوش ہوا
 اور اٹھ کر حضرت رابعہ بصری کے باپ کی خدمت میں آیا اور قدم اس کے چومے اور چار سو دینار دے دیے
 اور بہت عزت اور حرمت سے نصرت کیا اور ہزار روپے فوٹو لکواں شکرانہ میں اور دیکھا کہ حضرت رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یاد فرمایا **نقل** ہے کہ ایک وقت جنگل میں کعبہ اللہ کو حضرت رابعہ
 بصری نے دیکھا کہ استقبال کو آتا ہے فرمایا کہ مجھے گھر کا مالک چاہیے گھر نہیں چاہیے **نقل** ہے کہ سلطان
 ابراہیم اولہم قدس سرہ ج کو تشریف لیگئے ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے تھے چودہ برس میں مکہ معظمہ میں
 پوسے تو بیت اللہ کو اور جگہ نہ دیکھا فرمایا سبحان اللہ میری آنکھ میں فرق آگیا ہے کہ بیت اللہ کو نہیں دیکھا ہوں
 ہاتھ نے آواز دی کہ تیرے آنکھ میں فرق نہیں ہے فی الحقیقت کعبہ استقبال ایک ضعیفہ کے لیے گیا ہے جو
 اس کی طرف آتی ہے اس عرصہ میں حضرت سلطان ابراہیم نے دیکھا کہ رابعہ بصری آتی ہیں کعبہ اپنی
 جگہ لگایا فرمایا امیر رابعہ کیا شور ہے جو جان میں نئے ڈال رکھا ہے کہا شور آپ ہی نے دنیا میں ڈال
 رکھا ہے کہ ابراہیم چودہ برس میں کعبہ میں پوسے اور اس قدر عبادت کی کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز گزارا
 آپ نے رہتے خانہ کعبہ کا ناز میں اور اس جہ سے نہ کیا میں کا صاحب آپ خانہ کعبہ پوسے کعبہ کو پہنچا اور یہاں
 جب قریب اس کے آئی خانہ کعبہ استقبال کو آیا **نقل** ہے کہ حضرت بی بی رابعہ بصری سے یہ
 پوچھا آپ خدا کو دوست رکھتی ہیں فرمایا دوست رکھتی ہوں یہ عرض کیا شیطان کو دشمن جانتی ہو
 کہا دوستی میں دوست رکھا اس پر غرق ہوں کہ مجھے دشمنی سے دشمن کے کچھ خبر نہیں **نقل** ہے کہ بعض
 بزرگ حضرت رابعہ کی زیارت کو تشریف لائے بھوکے تھے دل میں کھانے کا خیال کیا اور سو وقت
 بی بی صاحبہ درود بیان رات کی لائیں اور لنگے لنگے رکھیں اتنے میں ایک سال آیا اور آواز دی
 بی بی صاحبہ نے رات کی وہ دونوں درود بیان اور کچھ سامنے سے اٹھا کر فقیر کو دیدین وہ بزرگ بہ حال کھلے
 بہت حیران ہوئے کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک لڑکی گھر میں آئی اور دروازہ میں دو بیان لائی
 اندھکے عرض کیا کہ میری بی بی نے آپ کے لیے یہ کھانا بھیجا ہے بی بی صاحبہ نے اون کو

گنا تو اٹھا رہے تھیں اور مٹی پھیر دیں اور کہا کہ اپنی بی بی صاحبہ کے پاس لیجا اور خون نہ لگتی میں غلطی کی ہو
 وہ لوٹدی روٹیوں کو اٹھا کر اپنی بی بی کے پاس لیا گئی اور سارا حال بیان کیا بی بی نے کہا میں حقیقت
 میں سے غلطی کی میں روٹیاں بھیجی جا رہی تھیں و روٹیاں اور دیگر لوڈی کو بھیجا حضرت العبد نے فرمایا
 لے لیا اور مہربان کے آگے رکھا مہربانوں نے کھانا کھا کر پوچھا کہ یہ کیا حال تھا فرمایا کہ جب آپ تشریف
 لائے جانا میں نے کہہ جو کہ میں روٹیاں تمہارے آگے رکھ دیں لیکن جانا میں نے کہہ لے لے کھائے
 سے تمہارا پیوٹ نہ بھر گیا جب سائل آیا اللہ سے سو دیا اور دعا مانگی کہ اُمی ہو جب تک یہ قول اور وعدہ کے
 چوتھوں نے قرآن شریف میں فرمایا ہو جانتی ہوں کہ عوض میں چیز کا اس وقت اس لٹا جو کچھ عطا ہوگا پس جبکہ
 لوڈی اٹھا روٹیاں لائی تو بھانے میں گئے کے دو روٹیاں کم تھیں اس سبب میں اپنے پیوٹ میں اور
 اٹھا کہ کیا کہ مجھے مالی بی بی جوں گئی پھر جب بی بی روٹیاں لائی تمہارے سامنے رکھ دیں غلطی کر
 کہ ایک دن کئی غلطی نہ ہو کی حضرت رابعہ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے رابعہ مردوں کو تین سو تین
 جو عورتوں کو نہیں **اول** یہ کہ مردوں میں پوری عقل ہوتی ہے اور عورتیں ناقص عقل ہوتی ہیں چنانچہ
 گواہی وہ مردان کی برابر گواہی ایک سیکڑو دو سو عورتیں ناقص الذہن ہوتی ہیں چہرے میں کتنے دن
 انکو چہرہ رہتا ہے سو سو کوئی عورت یا پیچیدگی کے مرتبہ کو نہیں پونجی بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے
 لیکن عورتوں میں تین بڑی ہیں جو مردوں میں نہیں ہوتیں یہ عورت غنیمت نہیں ہوتی یہ خاصہ
 اور دیکھا ہے کہ کسی عورت نے دھوئے خدائی کا نہیں کیا یہ حرکت اور بد ادبی مردوں ہی سے ہوتی
 تیسرے اپنا اور دلیا اور صدیق اور شہید سب عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہوسکتے اور انھیں کے
 کو دین سے **نقل** ہے کہ جب حضرت بی بی رابعہ بھری قدس اللہ سرہا جان ہوتیں بابا پانکے
 اس جہان غانی سے رحلت فرما گئے اور بھرہ میں بڑا کال پڑا ہنسن انکی بچہ گئیں حضرت بی بی صاحبہ
 بھی بھرہ سے نکلیں ایک دن اس نے انکو کپڑا اور کٹی ورم کو بیجا حضرت بی بی صاحبہ اپنے مالک کی خدمت
 میں ہتھ دے رہی تھیں ایک لڑکتی بی بی صاحبہ نے دعا مانگی مالک اونکا سوتا تھا کیا کہ آواز کان میں بڑتی
 جاگ اٹھا اور دیکھا کہ بی بی رابعہ بھری سجدے میں ہیں اور کسی میں آئی تو خوب جانتی ہو خوش ہو

مصر میں پونچھ اونسے حدیث کی سند حاصل کی اور جب حضرت شافعی اس جہان سے تشریف لے گئے تو اس کے جنازہ کو بی بی جہ کے گھر میں اچا کر نماز پڑھی بڑی نیک بخت تھیں سن دو سو نو چری مہینے ریٹا میں وفات پائی مزید انوار مصر میں ہر حضرت بی بی فاطمہ منشا پوری قدس اللہ سرہا خراسان کی اگلی عورتوں میں سے بڑی عارفہ تھیں مکہ معظمہ کی بھی مجاور رہیں اور بیت المقدس کی بھی زیارت کی حضرت شیخ بازید ہنطامی قدس سرہ جو پڑے اولیا السیرین اور مکی توفیق اسطرح کرتے ہیں کہ میں نے اپنی تمام عمر میں ایک مرد اور ایک عورت کو دیکھا جو وہ عورت فاطمہ منشا پوریہ ہر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اولیا اللہ کے گروہ میں آپ نے کس کو زیادہ بزرگ دیکھا ہے کہا ایک عورت کہ معطرہ میں دیکھی جسکو فاطمہ منشا پوریہ کہتے تھے ایسے اچھے اچھے معنی قرآن شریف کے کہتی تھی کہ مجھکو تعجب آتا تھا وفات اون بی بی پاکداسن کی سن دو سو تیس چری میں ہوئی حضرت بی بی تحفہ قدس اللہ سرہا عورتوں میں یہ بی بی بڑی کاملہ اور عارفہ اور صاحبہ اپنے زمانے کی تھیں چنانچہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میرا جب گھر آتا تھا فائدہ مندین اتنی تھی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے باہر آیا اور شفا خانہ بادشاہی میں گیا کہ بارون کو دیکھوں جب وہاں پہنچا تو ایک لونڈی کو دیکھا کہ بہت خودصورت ہو اور سحرے سحرے کپڑے پہن رہی ہو خوشبو اور سکی میرے دماغ کو پوچھا لیکن اس کے دونوں ہاتھ پانوں بندھے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر رونے لگی اور کئی شعر پڑھے صاحب شفا خانہ سے میں نے پوچھا کہ یہ کیوں ہو کہا کہ یہ لونڈی دیوانی ہو گئی ہو اسکے مالک نے قید کر کے بھیج دیا تو جب لونڈی سے اسکا حال دریافت کیا تو اسنے کئی شعر توحید اور معرفت کے پڑھے جانا میں نے کہ عاشق اسی ہوا اسکے حال پر میں رو یا کہنے لگی یا سیری سقطی آپ کس واسطے روتے ہیں میں نے کہا تجھکو یہ نام کیونکر ملے گا جو تجھکو اسکا لایا ہو اسنے تیرا نام مجھکو بتایا ہے پھر صاحب شفا خانہ سے میں نے کہا کہ اسکو بھڑو او اسنے چھوڑ دیا میرے اوس سے کہا کہ اب جس جگہ تیرا جی چاہے جائے گی اس سیری کماں جانوں مجھکو مالک حقیقی نے دوسرے کی ملک بنایا ہے اگر وہ راضی ہو تو جاؤں نہیں تو اسی قید میں بسر کروں میں بھی باتیں کر رہا تھا کہ مالک اسکا لایا اور صاحب شفا خانہ سے پوچھا کہ میری

لوڈی تحفہ کمان ہوا اسے بیان کیا کہ اندر بڑی سڑی سڑی سڑی سے بائیں کر رہے ہیں بہت خوش ہوا اور
 اندر اگرچہ محکوم سلام کیا اور بہت تعظیم کی مین نے کہا کہ یہ آپ کی لوڈی میری تعظیم سے زیادہ تعظیم کے لائق ہے
 اسنے کیا لانا کیا ہے جو اسکو قید کیا ہے کہنا بولی ہو گئی ہے نہ کھاتی ہے نہ سوتی ہے اور اتنا بولی ہے کہ میری غمی غفل
 کھوتی ہے تو ہم میرے گھر کی ہی پر تنہی ہے تین ہزار درم کو مین نے اسے بخیر پختا گانے مین کمال کھتی تھی
 اس سے فائدہ ہونے کی آس تھی ایک دن گاتے گاتے سونے لگی اسی روز سے بولی ہو گئی مین
 کہا اس لوڈی کا مول مین چھکودو گنا مالک اوسکا کہنے لگا آپ فقیر ہیں اسنے دام کمان سے بلایا گا
 مین نے کہا تم سی جگہ رہو مین جاتا ہوں اور اسکے دام لانا ہوں اوس جگہ سے مین روتا سنا ہے گھر مین آیا
 ایک ٹری پاس نہ تھی تمام رات روتا رہا اور جناب آئی سے عرض کی امی پر درکار میرا حال تو سنا تھا ہی
 مین سواری تیری مہربانی اور عنایت کے بھروسے کے اور کچھ نہیں کہتا ہوں تحفہ کے مالک سے محکم
 شرمندہ مت کہ کیا ایک ایک شخص میرے دروازہ پر آیا اور آواز دی دروازہ کھول کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص
 کھڑا ہے اور اوسکے ساتھ چاندی کا مہینہ کتا ہے کہ امی اوستا دینے آج کی رات یہ خواب دیکھا ہے کہ ہاتھ جھکے
 یوں آواز دیتا ہے کہ امی شخص پانچ پھیلی سونے کی اوٹھا کر تری سڑی سڑی سے پاس لیا اور اسکو رہی کر تاکہ
 وہ لوڈی شخص کو جو ہماری پیاری ہے خریدے یہ حال سنکر مین سجدہ شکر کا بجالایا اب یہ رویہ نقد آپ کی محبت
 شریف مین لایا ہوں مین اوس وقت اوس وینیہ کو لیکر شفا خانہ مین گیا صاحب شفا خانہ نے کہا جانا او
 امی سڑی سڑی تحفہ کا اللہ کے یہاں بڑا مرتبہ ہے رات کو ہاتھ نے آواز دی کہ تحفہ ہمارے پیاروں مین سے
 ہے خبردار کچھ تکلیف نہ ہونے پاوے اس حصہ مین مالک تحفہ کا رونا ہوا آیا مین نے کہا کس لیے روتے ہو
 آپ نے جو دام منگائے تھے لایا ہوں اور پانچ درم اسکا نفع ہو مالک نے کہا مین ہرگز نہیں لیتا تحفہ
 کو مین نے راہ خدا مین آراؤ کیا کیونکہ آج کی رات مجھ کو غیب سے جھڑکی ہوئی اور اپنی طرف بلایا تم کو واہ رہو
 مین نے سبٹل اسباب سے ہاتھ دھوا کہتے ہیں کہ احمد بن شنی صاحب شفا خانہ نے جو یہ حال دیکھا
 یا خدا مین منقول ہوا اور سب مال اسباب دل سے بھول لایا مین نے تحفہ جب آراؤ ہوں تو بہن کے کپڑے
 اوٹا کر ٹاٹ کے کپڑے پہنے چل کھڑی ہو مین ہر چند بچہ ہو وٹھانہ پایا آخر جب احمد بن شنی اور مالک

میں سے فرات
 کہہ کر اسکو لے گئے

تختہ اور حضرت سری مقلی رحمۃ اللہ علیہ تینوں حج کی اراوے سے روانہ مکہ شریف ہوئے راستہ میں یہاں
 اس جہان فانی سے تشریف لے گئے حضرت سری مقلی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک تختہ کعبہ میں پوسنے چلے
 کے وقت بیماری کی سی آواز سنی جو تین پڑھتا تھا آگے گئے تو حضرت سری مقلی رحمۃ اللہ علیہ کو دکھایا
 امر سری مقلی حضرت سری مقلی نے کہا لہیک کون تو تجھے رحمت خدا کی ہو کہا لا الہ الا انت سبحانک
 کے بعد یہ بھی نا میں تختہ ہوں حضرت سری مقلی نے دیکھا کہ بہت ضعیف ہو گئی تھیں فرمایا کہ جہان ہونے
 میں تیرے کیا فائدہ دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نزدیک بلا کر اپنی محبت بخشی اور غیروں سے
 وحشت دی حضرت سری مقلی رح نے فرمایا کہ احمد صاحب شفا خانے نے وفات پائی کہا رحمۃ اللہ علیہ
 خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی بزرگی کا ایسا حصہ دیا ہو کہ نہ کہنے دیکھا ہر نہ سنا ہو وہ بہشت میں ہمایہ میرا
 پھر حضرت سری مقلی نے فرمایا کہ مالک تمہارا میرے ساتھ آیا ہو یہ سن کر ہونٹھلائے اور کچھ دعا چکے
 کی اوس وقت برابر کعبہ کے گر پڑیں اور حیات کو سدھاریں اپنے میں تختہ کا مالک آیا بی بی صاحبہ کو مر ہوا
 دیکھا اور پھر گر پڑا اور جان بحق ہوا حضرت سری مقلی رح نے تجیز کفین کر کے دونوں کو دفن کیا یہ واقعہ سنہ ۲۲۵
 ہجری میں ہوا حضرت بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا والدہ ماجدہ حضرت شیخ ابی عبد اللہ
 حنیف قدس اللہ سرہا کے من بڑی نیک بخت عبادت کرنے والی تھیں کشف و کرامت بھی بہت کثرت
 تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ جہان کا سفر کیا نقل ہو کہ ایک وقت شیخ عبد اللہ حنیف رح عشرہ اخیرہ میں
 المبارک میں شب قدر کے واسطے رات بھر جاگتے تھے کہ کوٹھے پر جا کر نماز پڑھتے تھے اور والدہ ماجدہ
 ان کی ام محمد جہان میں منوجہ بھی تھیں ناگاہ انوار شب قدر کی اونچے طاہرہ موسکوراؤ آواز دی کہ اویٹیا تم جو باہر
 دھونڈتے ہو وہ مجھ سے کے اندر ہی ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوتارے اور شیخ انوار شب قدر سے بہرہ مند
 ہوئے اور سنا والدہ ماجدہ کے قدموں پر رکھا وفات بی بی صاحبہ کی سن تین سو بارہ ہجری میں ہوئی
 حضرت بی بی امہ الواحد قدس اللہ سرہا پہلے نام اون کا سنیہ تھا اور نام آد
 والد بزرگوار کا حسین بن اسماعیل تھا علم فقہ اور حدیث اور تفسیر اور الفاضل اس قدر پڑھی ہوئی تھیں کہ ان کے
 زمانہ میں کوئی ان کے برابر نہ تھا ہر ایک امامہ کہہ کر آتھا وفات انکی رمضان شریف کے مہینے میں سن

تین سو ستترجری میں ہوئی حضرت بی بی امۃ الاسلام قدس سرہا کے باپ
کا نام قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف ہر بنی بی صاحبہ نیک نخت شاگرد شیخ محمد باعلی بصلانی کی تین
برہی کامل تھیں شیخ زاہدی اور الوہابی کے بڑے کاملین شاگردوں سے ہیں علوم ظاہری اور باطنی میں
خاملہ اور کاملہ تھیں ولادت باسعادت انکی بقول صاحب سفتیہ الاولیا سن تین سو اٹھارہ ہجری میں اور قاضی
سن تین سو پچانوے ہجری میں ہوئی حضرت بی بی مسموۃ وعظمتہ قدس سرہا
انکے والد بزرگوار کا نام شامولہ تھا اور یہ حافظہ قرآن شریف تھیں اور وعظمتہ فرمایا کرتی تھیں ایک دن
فرمایا کہ کچھ جو وجہ حلال کا ہوا اگر او میں لگنا نہ کیا جاوے تو جلد میں پھٹنا چاہیہ یہ کچھ جو میں نے
ہوے ہوں میری والدہ صاحبہ کے سبے ہوئے ہیں سیتالیس برس کے کہ ہنسی ہوں اور میں پچھپتے
انکے بیٹے شیخ عبدالصمد فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک دیوار پرانی گرا چاہتی تھی میں نے والدہ
مادہ سے عرض کیا کہ اس دیوار کو نیا بنوانا چاہیے نہیں تو برابر ہو جائیگی والدہ صاحبہ نے ایک ٹکڑے
کاغذ پر کچھ لکھ دیا اور فرمایا کہ اسکو دیوار پر لگا دو میں نے اوسپر لگا دیا میں جس تک وہ دیوار قائم رہی بعد
وفات والدہ صاحبہ کے میرے دل میں آیا کہ کیوں اس کاغذ میں کیا لکھا ہو جسوقت دیوار سے کاغذ
الگ کیا دیوار اوسوقت گٹر پڑی وفات بی بی صاحبہ کی تین سو پچانوے برس ہجری میں ہوئی حضرت
بی بی ام محمد قدس سرہا کے باپ کا نام محمد بن علی بن عبدالمد تھا حضرت ابن شمعون
کی خدمت میں حاضر رہتی تھیں انہیں صدق اور صلاح اور ورع بہت تھا اور زہاد و ریاضت بہت کرتی
تھیں ولادت باسعادت انکی سن تین سو چوتہ ہجری میں ہوئی اور سن چار سو ساٹھ ہجری میں وفات
پائی عمر شریف اٹھاسی برس کی ہوئی قبر مبارک نزدیک قبر ابن شمعون کے ہوئی حضرت بی بی سید
خدیجہ وعظمتہ قدس سرہا بڑی عارفہ اور صالحہ ہیں حضرت محبوب سبحانی قلب ہانی
عمرت الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی بھوپھی تھیں کہتے ہیں کہ جیلان میں
ایک سال کال پڑا لوگ مینہ کی طلب میں باہر نکلے اور عاکی مینہ نہ برسا آخر سب لوگ بی بی صاحبہ کی
خدمت میں آئے اور درخواست کی مینہ برستے کی بی بی صاحبہ کھڑی ہو گئیں اور اپنی ہانگن میں جھاڑو

دیکر کہا اکیس مین نے چھاروی تو مینہ برسا کہتے ہیں کہ اوس وقت بادل پیدا ہوئے اور خوب مینہ برسا
 وفات اُنکی سن چار سو پچھتر ہجری مین ہوئی حضرت بی بی کریمہ مروزیہ قدس سرہا
 باب کا نام احمد بن محمد بن ابی حاتم تھا بہت پڑھی ہوئی اور نیک عمل تھیں اور بہت رموز صوری اور
 مغوی اور علوم ظاہری اور باطنی جانتی تھیں اور حدیث شریف کا درس کئی تھیں وفات اُنکی سن چار
 سو چوشتھ ہجری مین بقول صاحب نفیۃ الاولیاء اور بقول صاحب تذکرۃ النساء مین چار سو پچھتر ہجری
 مین ہوئی حضرت بی بی فاطمہ واعظہ قدس سرہا انکے باپ کا نام حسین بن حسن
 ہوا اُنکی مجلس مین سب نیک بخت عورتیں حاضر ہوتی تھیں اور فیض باقی تھیں سن پانسو اکیس مین
 وفات پائی حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر بن عطار قدس سرہا بڑی سوار
 عالی قدر تھیں اور زہد اور ریاضت اور مجاہدہ مین تمام بلند اور درجہ بالا کھتی تھیں کہتے ہیں کہ ساری
 عمر مین دھنہ کے سوا کھڑے باہر نہیں نکلیں وفات اُنکی سن پانسو تتر ہجری مین ہوئی حضرت
 بی بی سہارہ قدس سرہا والدہ ماجدہ حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید قدس سرہا کی
 تھیں بڑی بزرگ اور نقیبہ تھیں ریاضت اور عبادت مین انکے برابر اوس وقت کوئی نہ تھا نقل ہے کہ ایک
 دفعہ وہی مین بیٹھنے پر بسا تو خلقت غدرت شیخ نظام الدین ابوالموید رحمہ کے آئی شیخ صاحب منبر پر چڑھے
 اور کھڑا پرانا انبی والدہ شریفہ کے دہن کا فلج سے نکال کر اپنے ہاتھوں پر رکھ کر پون دعا مانگی اکیس ہجرت مین
 کپڑے کے جو دہن ایک ضعیفہ کا ہو چسپہر گز نامحرم کی اکٹھ نہیں پڑی مینہ برسا اوس وقت بادل بنووار
 ہوئے اور بارش ہوئی وفات اوس پاکہ مین کی سن چھ سو اترتیس ہجری مین ہوئی قبر مبارک نواح
 وہی مین پاس مقبرہ قطب صاحب کے ہو حضرت بی بی فاطمہ سام قدس سرہا
 بڑی نیک بخت اور عبادت کرنا والی اور عارفہ وقت کی تھیں ملفوظات سلطان نظام الدین اولیاء قدس سرہا
 سرہا اور اوسکے خلیفوں مین انکا ذکر بہت ہو سلطان نجی صاحب اکثر بی بی فاطمہ کے موضوع پر مشغول رہتے
 تھے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہا مائے مین کہ فاطمہ سام ایک مرد ہو چکا اوسد تعالیٰ عورتوں
 کی صورت مین بھیجا ہوا بی بی صاحبہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر اور شیخ نجیب الدین ترک قدس سرہا کو

بھائی فرمایا کرتی تھیں اخبار الاخبار میں لکھا ہے کہ سلطان نظام الدین سرح فرماتے تھے کہ بی بی فاطمہ سام پری
 نیک سخت عورت تھیں میں نے ٹھہرے میں انکو دیکھا ہے وفات بی بی صاحبہ کی سن چھ سو تینتالیس
 ہجری میں موی فرار پر انوار کا حوالی دہلی میں حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت -
 فرید الدین گنجشکر قدس المد سر ہا بڑی نیک بخت اور عارفہ تھیں دعاؤ کی جناب باری میں
 بہت قبول ہوتی تھی اور جو کچھ منہ سے کہہ دیتی تھی سچا ہوتا ہی نہ ہو میں آتا تھا کہ مہو جانا بی بی صاحبہ کا اس دنیا
 سے ایک بڑی ایسی چیز کی بات ہے صاحب سیر الاولیاء اور اخبار الاخبار اور معارج الولاہیت فرماتے ہیں کہ جب
 حضرت فرید الدین گنجشکر قدس المد سر ہا ہنسی سے اجودہ میں کو تشریف لے گئے اور وہاں پہنچے گئے تو
 حضرت شیخ نجیب الدین متوکل سرح اپنے بھائی کو ہانسی والدہ ماجدہ صاحبہ کے لینے کے لیے
 بھیجا شیخ نجیب الدین صاحب ہانسی سے اپنی والدہ شریفہ کو لیکر روانہ ہوئے راستہ میں جنگل
 میں بی بی صاحبہ کو پیاس لگی شیخ نجیب الدین صاحب انکو ایک دخت کے بیچے بچا کر پانی کو
 ڈھونڈنے گئے جب اٹھے آئے تو والدہ شریفہ کو اس وجہ سے پیا بہت حیران ہو چاروں طرف
 ڈھونڈنا پیا آخر الاملاح پر حضرت فرید الدین گنجشکر سرح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا حال عرض
 کیا فرمایا کھانا اور صدقہ انکی روح پاک کے نام فقیروں کو دے کہتے ہیں پھر مدت بعد حضرت شیخ نجیب الدین
 متوکل سرح کا اس جنگل میں گذر ہوا اس دخت کے تیلے اگر اوہر اوہر اپنی والدہ ماجدہ کی ہڈیاں
 ڈھونڈیں تو کئی ڈھیان اس جگہ آدمی کی سی دیکھ کر خیال کیا کہ کہیں مغیرہ اگڑی جانور نے بھاڑا ہوگا
 اون ڈھیروں کو جمع کر کے تھیلی میں بھر کر خدمت میں شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے لائے
 اور سب حال بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے لاؤ تھیلی کو دیکھا تو خالی پایا بہت حیران ہوئے واقعہ عجیب
 کہ ہونے بی بی صاحبہ کا سن چھ سو تینتالیس ہجری میں ہوا حضرت بی بی زینب قدس سرہ
 والدہ ماجدہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ کی میں بہت بزرگ اور نیک بخت صاحب
 عفت و اہل عصمت تھیں حضرت نظام الدین فرماتے ہیں کہ باری والدہ ماجدہ کو جو کام مشکل پیش آتا تھا
 کاراؤ کا خواب میں معلوم ہو جاتا اور جو حاجت بجا ہوتی اس کے خال پاک کے سامنے عرض کرتا نہتے

یا مہینے میں حکم الہی سے وہ کام ہو جاتا صاحب اخبار الانبیاء فرماتے ہیں کہ جن دنوں سلطان قطب الدین
 بن سلطان علاء الدین خلجی نے حضرت سلطان لٹاٹھ سے تکرار شروع کی اور کہا کہ اگر شیخ نظام الدین دلیا
 ہر مہینے کے پہلی تاریخ کو بارہ یہاں حاضر نہ ہونگے تو تم تکلیف دینگے اس بات کے سننے ہی حضرت
 نظام الدین رحمہ اپنی والدہ شریفہ مغفورہ مرحومہ کے مزار پر تشریف لیگئے اور کہا کہ بادشاہ سنئے بلین میر
 وہ مہینے کا ارادہ رکھتا ہو اگر پہلی تاریخ اگلے مہینے تک کام دوسکا تمام ہوا تو میں پھر تجاری زیارت کو نہ
 آؤں گا یہ بات لاڈ سے کہی تھیں اسی سے پہلی تاریخ کی رات کو قطب الدین بادشاہ خسرو خان کے ہاتھ
 سے مارا گیا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس المدسہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ پہلی تاریخ جاویں الاذہ
 سن چھ سو اسی تالیس ہجری دن والدہ صاحبہ کے وفات کا تھا اوسات چاند کو چکر والدہ صاحبہ کے
 قدموں پر سر رکھ کر میں نے چاند کی مبارکباد دی فرمایا کہ اگلے مہینے کی رات کو کس کے پانوں پر سر رکھیں
 جان میں نے کہ آپ کے وفات کے دن نزدیک آگئے ہیں یہ حال سن کر میرا حال بدل گیا اور رونے
 لگا اور کہا کہ ایسا درد مرمان وایں درد نہ جہان محکوم کسے سوچوں گی فرمایا کہ اسکا جواب محکوم ونگی تم رات بھر
 شیخ نجیب الدین متوکل کے گھر ہو جو جب حکم کے میں وہاں گیا پچھلی رات کو صبح کے قریب نوٹدی
 جیکر محکوم ملایا اور اہنا ہاتھ میرا پکڑ کر منہ آسمان کی طرف کر کی کہا اسی اس اپنے بچے کو میں تیرے سپرد
 کرتی ہوں یہ مکہ حبیب کو سدھارین فرار پر انوار بی بی صاحبہ کا دہلی میں پاس روضہ شیخ نجیب الدین
 متوکل رح کے ہو حضرت بی بی اولیا قدس المدسہ بڑی نیک بخت بی بی تحسین بی
 میں ہتی تحسین صاحب اخبار الانبیاء فرماتے ہیں کہ وہ جب چلے کہ قتی تحسین تو چالیس قرنفل اپنے
 ساتھ لجاتی تحسین اور حورہ کے وہاں بند کر دی تحسین جب چالیس دن کے بعد باہر آتی تحسین تو ان دن
 سے کچھ قرنفل بچے ہوئے ساتھ لاتی تحسین سلطان محمد تغلق بادشاہ اور سنسے بڑا اٹھتا دیکھتا تعافات
 ان کی سن چھ سو پچپن ہجری میں ہوئی حضرت بی بی راستی قدس المدسہ والدہ
 ماجدہ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح لمٹانی کی بہن بڑی عابدہ اور نامہ تحسین قرآن شریف حفظ تھا ہر
 روز ایک قرآن مجید ختم کرتی تحسین مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا لمٹانی اپنے سسر کے کی تحسین وفات

انکی سن چھ سو پچانوے چوبیس مئی میں موئی نزار پر انوار لقمان کے دروازے کے باہر حجب جلال کے دن زیارت
 کے لیے بہت مخلوق جمع ہوتی ہے مگر کسی مرد کو اندر روضہ کے جانیکا حکم نہیں ہے حضرت بی بی فی
 اللہ کشمیری قدس سرہ کا بڑی عارفہ اور کاملہ شکر کشمیر تھیں، انکی بی بی ل ودی بھی کہتے
 تھے کشف القلوب وشفاعہ القبر اور خوارق اور کرامت میں ایک نشانی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے
 تھیں بابائے سلطان ریخو شاد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور حضرت بلبل شاہ کشمیری کے جنگل
 ذات بابرکات سے کشمیر میں پہلے دین اسلام نے رواج پاپا مرید ہوئے اور زمانہ میں بی بی ل ودی
 کی عمر نو بیس کی تھی اکثر بابائے اپنے ساتھ انکو خدمت میں حضرت بلبل شاہ رح کے لیجا کر لے
 تھے شاہ صاحب انکو اپنی لڑکی کہا کرتے تھے اور نظر عنایت اور نیکے حال پر رکھا کرتے تھے اور
 فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بی بی ل ودی بڑی کاملہ اور بڑی عارفہ حق کی ہوتی جب جوان
 ہوئیں انکے والدین نے ایک شخص کے ساتھ بی بی صاحبہ کی شادی کر دی گرجہ ظاہر میں گھر کا کام
 کاج کرتی تھیں مگر باطن میں دل سے یالوہی میں مشغول رہتی تھیں ایک دم غافل تھیں ہوتی تھیں
 حتیٰ الوسع اپنا حال سب سے چھپاتی تھیں جب جذبہ اور مستغرق حد کو پہنچا تو گھر کے کاموں میں
 دل نہ رہتی تھیں گھر والے خفا رہتے تھے اور میان بھی ناراض رہتے لگا فضل بھی کہ بی بی
 صاحبہ ایک دن مسکا بانی کا بھرا ہوا اپنے سر پر گھوڑا لاتی تھیں پیچھے سے خاندان لگا لایا اور خفا ہو کر
 منگے پر ٹکڑی اری ٹھیکری سنکے کی ٹوک رہتے گرجہ بی بی ل ودی سیرج انکے سر پر بندھا رہا جسے اونکو
 نے اپنے گھر کے سارے گھرے بھرے اور باقی گھل میں ڈال دیا اس جگہ سے پانیکا چشمہ جاری ہوا
 جب بی بی صاحبہ کی یہ بڑی کرامت ظاہر ہوئی تو شہر میں بہت شہرت ہوئی گردہ گرد و حق خدا کی خدمت میں
 میں حاضر ہوتی تھی چونکہ لوگوں کے جمع ہونے سے انکی یاد آہی میں فرق آتا تھا تو خلعت سے منہ
 پھیرا اور گھر پر سب سے الگ ہو کر حق پرستی اور ریاضت میں مشغول ہوئیں اور راستہ دن جنگلوں میں
 اکیلی روتی پھر تھیں سب کھائے اور پے سوئے تھیں اور برف میں اور من میں دروند کے ساتھ گذر
 اوقات کرتی تھیں یاد الہی زہت فرائض اور اللہ اللہ اوسکے دیکھی خدا تعالیٰ اس سرشار عبادت کا ایسا فرما

نے اپنے پاس لکھی اور کترین اوس سے اوٹھائیں وفات بی بی حبیبہ کی سن ایک ہزار و پچاس ہجری میں ہوئی
حضرت بی بی زبیدہ خاتون قدس سرہا حضرت زبیدہ خاتون مارون
 شہید کی ثبری عابدہ زایدہ و قریق القلب و ریاض الشہور میں کہ آج تک اوسکے فیض کی نثریں شہرہ آباد اور ملک
 عرب میں جاری ہیں ایک سات بی بی زبیدہ نے خواب میں دیکھا کہ عیسیٰ انسان میں یوں چرند و پرند صحبت
 کر رہے ہیں اس خواب سے اوسکو بڑی حیرت ہوئی اور صبح تھیر کے واسطے لوٹا کئی شیخ وقت کے پاس بھیجا
 جو یہ بات ترک ادب سے خالی تھی لوٹدی گئی اوس خواب کو اپنی طرف نسبت کر کے بیان کیا شیخ نے
 فرمایا یہ منہ و نیر سے حوصلہ و محبت سے افزون ہی یہ خواب کسی اور کا ہو کلام میں تیرے دھوکا ہو
 شبہ و تردید نے اجڑا کر اوجھان دہی کیا شیخ نے فرمایا بشارت ہو اور اوسکو جس نے یہ خواب دیکھا کہ خداوند
 کریم اوس سے ایسا فیض جاری رکھے گا کہ سارے انسان و حیوان چرند و پرند فیضیاب ہونگے چنانچہ
 ایسا ہی ہوا کہ بی بی زبیدہ نے بغداد میں پل بنایا اور مقامات و شہار گزار میں مسجدیں مساجد بنانے لگا
 چنانچہ ان میں کتب شیریں کی جاری کیں کہ وہ فیض اور کمال اب تک زمانہ میں موجود ہے اور حسب سب عمارتیں اور
 نوین طیارے جو کلین فضاں سب عمارت کا پیش ہوا حضرت زبیدہ سے وہ کاغذ نثر میں دھویا اور بہا و با او
 سوں اور عرض کیا کہ خداوند یہ سب سامان تیرا دیا تیرے عین سے نکل گیا اور یہ توفیق بھی مجھے تو نے
 بخشی امیدہ ارجوں جس طرح کاغذ سب کاغذ دیکھتے ہیں نے دھویا تو بھی اپنے فضل سے ساری
 برائیاں میری کچھ نامہ اُٹال سے دھو دے اور حشر کو خلق کے روبرو قہر مند و قہر اور میری ریا کو قبولیت
 بخش اور برکت دے ازمین چنانچہ اوس عمارت مستجاب کے آثار و برکت حضرت حبیب اللہ خواست
 اس وقت تک جہان میں باقی رہ گئے حال فخر و خال بی بی زبیدہ خاتون کا کتب سیر اور مخطوطات میں
 بہت فہم لکھا ہوا بیان تھا لکھا گیا ہے **حضرت بی بی رضیہ رحمۃ اللہ علیہا**
 حضرت بی بی رضیہ اور بی بی حمیدہ دونوں بہنیں شہزادیاں ہیں زمانہ قدیم کی مزاران دونوں کا شہر ملکی
 محلہ بلبل خانہ میں ہے دنیا کی نمود مشہور سے برکان تھیں بڑی صاحب ریاضت اور صاحب عرفان تھیں انکی
 زہد اور پرہیزگاری کے احوال کہنے کو ایک موقع چاہیے چنانچہ اوسے احوال یہ ہے کہ سوا اوسے فرائض اور

واجبات اور سنن اور سنتات کے گیارہ موبار سورۃ قل جو اللہ بایسملہ اللہ اور گیارہ موبار آیہ کو میسر ہے اور اس میں
 حیرت انگیز اس التواضع سے چڑھتین کہ سونے ایام عذر کے کوئی دن نافذ کرتین اور اسکا بھی بدل فراموش
 اور ہمیشہ یاد وضو والہی میں ہر سن خلوص ان دونوں میں پیکار اپنے خدا کے ساتھ ایسا چاہا تھا اور تاثیر اور برکت
 ایسی ظاہر ہو رہی تھی کہ نقل ہو کہ ایک سال ماہ مبارک رمضان میں ان دونوں میں یوں سے کر رہا رہا کہ
 تعین اور ذکر اور ازبان پر جاری تھا سو شیائے اپنے ہاتھ سے بٹن اور وہ وہ میں سو گھنٹے کو گھیر
 اتفاقاً کو آیا اور کچھ سو تیان اپنی جو بیچ میں سے اور اڑا پڑوس میں گھر تھا ایک ہندو کا کہ وہ کارنہ تھا
 سرکار کا اور اس کے گھر میں مرد و عورت بارہ آدمی تھے اور وہ وقت اس کے کھانا پکانے اور کھانا کھانا
 تھا اور سامان اونکی رسوئیا میا تھا کہ اس کو سے کی جو بیچ سے کچھ سو تیان اونکی انڈی میں گرین کہ
 اونکو اسکی اطلاع سنوئی جب کھانا طیار ہوا اور سب نے کھانا تھوڑی دیر کے بعد ان کے داؤن پر ایسی تاثیر
 پیدا ہوئی کہ ہر ایک کو بت پڑی نہ بھائی اور خدا پرستی اچھی نظر آئی آخر ایسا جوش ہوا کہ ہوا کہ بارہ آدمی
 مسلمان ہو کر کفر سے توبہ کی مود خدا پرست بنے جب مالک گھر کا باہر سے آیا اور اسکو یہ حال معلوم
 ہوا پہلے تو گھبرا یا پھر آخر قبول مولوی معنوی۔ صحبت صالح تر صالح کند۔ کہنے سے جدا ہونا اور
 اکیلا منہ و رہنما نہ بھایا اسلام لایا پاک مسلمان ہوا غرض کہ اس کے نام کو اور اس کے ذکر با اخص کو شہا
 اثر ہوا و بہت بڑی کشتی میں کہ بیان اور کانہین ہو سکتا اور جو کچھ کہیے اور لکھئے وہ سب کم ہو اور
 اس طرح اس کے یاد کر نیوالون نام جینے والون کا بھی بڑا تباہی اور ان کے بھی خیر و برکات کا حساب ہو
 نہیں سکتا کہ وہ خدا سے اور خدا سے جدا نہیں۔ خاصان خدا خدا باشند + لیکن رضا خدا خدا

تمام شد

خاتمہ الطبع شکر ہی خدای غوجل کا کہ جس نے توفیق دی ذکر صالحات کی اور خاتمہ لکھو یا تحفہ موتات کا
 الہی اپنے کرم سے اس ذکر خیر کے برکت سے قبولیت دے تو اس کتاب کو اور دور کرے برائیاں کیا
 اور نزدیک کرے جلالیان اور دے تو کمالات و تفاوت و مجرت ختم الرسالت اور مبارک عز و ان شہد

اور سب مسلمانوں کو اور بخش دے گناہ ہمارے اور خاتمہ بخیر کر ہمارا ربنا لا تو انھما ان لیسنا و اعلنا ہی
لوگو اور ان کی بخت عورتوں پر صوم اور صوم اس کتاب کو دل سے اور گوش ہوش سے امانہ سمجھو ان
حکایات کو مثل اور کما بینت نے اصل اوجے اتر کے اگر صوم ڈرتے خدا سے اور محبت دکتے او سکے
دو تون سے پس اگر سنو گے اس ذکر کو نیست غیر سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اجر دے اور اصلاح کرے
نما سے حال و حال کی اور جو لوگ غافل ہیں خدا سے اور دل سے ہوئی ہیں دنیا کی حرص دہوا سے
اگر کو غفلت سے چھڑائے اور کجا بھی بڑا یا ر لگا ہے کہ ہنوز روزہ توبہ کا کھلا ہے تاہم سکے
یہ یہ حکم بر ملا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کر انیوالا کر
نے سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا بیگناہ پاک ہو گناہوں سے پس ای لو کو اور ان کی بخت عورتوں پر صوم سمجھو تو کو
جہاں کی رو توبہ کرنے میں اور نہ مایوس ہوا ہے گناہوں پر خدا کی رحمت سے کہ خدا کی رحمت دہان سکے
گناہوں پر بڑی ہوئی ہے جیسا کہ فرماتا ہے قرآن میں اللہ غفور رحیم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ بغیر الذنوب
جیسا کہ امید ہو اللہ کی رحمت سے بی شک اللہ بخش دے گا سارے گناہوں کو چنانچہ موافق اس
کلام کے اور مناسب مقام کے ذکر ہے ایک نیک بخت عورت کا کہ جسے اللہ کا کلام سکھ توبہ کی اور وہ
مقبول خدا کی ہوئی حکایات اصالحین میں مذکور ہے کہ شہر مصر میں ایک عورت تھی گناہ بجا نا اور کلام
تواضع شہوانہ اور کلام تماشائی میں گاتی جاتی تھی غمی میں فحش و رانگیز سنا تھی گھر گھر شادی
اور کلام انعام اور غمی میں حصہ اسکے نام معروف تھا بڑی مالدار شوخ و عیثار مشہور تھی دلچاہہ فریب بخیر
تھی ایک دن بطریق سیرنگی پوشاک قیمتی زیورین بھاپنے ہوئے لوٹدیاں اور پیش خدمتین ترکی
رومی گرداگرد گھیرے ہوئے اتفاقاً اوسطوف اور کا گزر ہوا جہاں شور و فغان مہربا تھا آواز روئے
ارچا لانے کی سنی بڑی حیرت میں بڑی اونڈی کو خبر لینے بھیجا جب وہ نہ پھری دوسرے کو بھیجا وہ بھی
وہیں کی ہو رہی تیسری بھیجی پھر چوتھی کو بھیجا بارے ایک نے خبر دی کہ کہ بیان ماتم ندین مجلس
و خطبہ ہر ایک اپنے گناہوں پر نشانِ خوف و قزع باعث اللہ و فغان ہے یہ مضمون سکے ہنسی
اور خود اس دھم سے جلی دیکھوں تو کہو کہ رو تہن اور خوف و قزع کرتے ہیں یہ جلدن و جہال میں جس سے

زمانہ کا چلن مگر شے کہ خدا کی یاد بھولے شیخ بت سے بہرین گہرے کو غرضکہ جب مجلس میں پوسھنی
 دیکھا کہ حضرت صالح مروی شہر و غطف فرماتے ہیں ائید رب العالمین کے فضل اور غضب کا بیان سنا
 بہرین اثر و حام خاص و عام ہوا وہ ویکسا سے برپا کلام ہر کیفیت دیکھا طبیعت بدل گئی خیر کا حال ہولناک
 شکر خاطر دل گئے سبھان اللہ کیا شان ہوا وکی چون و چرا کے چال ہو کس کی سہ بندہ پرور ملک
 نواز ہو وہ ہمارے عالم سے نئے نیاز ہو وہ ہمارے غرض چلائی کہ اسو پیشوا مسلمانوں کے دوست و خدا
 اور خدا بندوں کے میرے سوال کا جواب دیا یہی کیا قبول ہو گی تو یہ میری اور غیبی جائزین کے گناہ میرے
 کندہ بہرین آسمان کے تاروں سے اور دیا کی لہروں سے فرمایا حضرت صالح نے نہ یابوس ہو خدا کی
 رحمت سے کہ رحمت او کی بہت وسیع ہوگی تو بہتری اگر توبہ کرے حق سچے دل سے اور سختی
 جابگیر گناہ تیرے اگر چہ شہوانہ کے گناہوں سے زیادہ ہوں یہ سنتے ہی فریاد کی اور کہا یہی ہوں
 شہوانہ گناہ کا خدا کی اور ترسار ہر دوسری یہاں تک رولی کہ گڑبڑی بیہوش ہو کر بہر چپ افاقہ ہوا تو
 کی صدق دل سے اور گئے اپنے گھر لوٹا یا سب سامان اور دیارہ خدامین مال و دولت لباٹ لیا
 نذر و یور جو کچھ تھا پاس دے سکے اور آنا دیا غلاموں اور نوذین کو اور اختیار کیا کھانا اور پینا نان چین
 جائز گزین کا اور نہ کیا اورانہ گھر کا اور مشغول رہی عبارت الہی مین اور روتی رہی باقی عمر یہاں تک
 کہ مہر کے چامیں پرل سی حال مین اور گذر گئی ویا سے انا اللہ وانا الیہ راجعون الہی اپنے فضل و کرم
 سے اسوقت کے گناہگاروں کو ہی تو بہ ہو و نصیب کر اور رحم کر ہر اور کل امت موحیہ پر یا رحم الرحمن

ربنا تقبل منّا انک انت السميع العليم

قطعہ تاریخ نتیجہ ذہن وقاد مظفر علیخان حشت

لکھی ہو کیا ہی خوب انور علی نے	ہر خیر معصومات تاریخ	جہان کی مبارک فی بیوتم
پڑھایا کچھ یہی دن رات تاریخ	پڑی جب فکر ایسے ماوے کی	سمجھ لیں جس ہم اوقات تاریخ
مظفر خان سے بولا اتنے غیب	کہا ووصاف مستویات تاریخ	تمام شد

اطلاعات

یہ کتاب مجمع برکات مسمی بہ تجلہ المونات بہر جہت نون بہتیم شمع و داخل ہی جیسری گوشت کے ہونی پس
بدون اجازت راقم کے کوئی صاحبہ چھاپے اس کتاب کا فقرات میں جہت قدر نسخے مطلوب ہیں مطبعہ نظام کا پورے سنگاپور

اور مقامات میل میں بھی یہ کتابیں مل سکتی ہیں

کاتبور مطبع نظامی لکھنؤ چوک محمد عبداللہ
الہ آباد سردار ای گدیہ سید قائم علی
بنارس چوک جدید حافظ نور محمد

غلام آباد خواجہ گلان گلکٹ گلکٹ امیر خان
دہلی بیگم بازار مولوی علیم الدین احمد
الگرہ بازار سبب حافظ رحیم جان

دہلی دریا گلان پشاور بازار روضہ خاں
میر احمد اللہ میر امام علی شاہ
انڈور چاؤنی غفور جیل پور متصل کوتوالی
میر امیر علی شیخ داتم علی

بھوپال کفایت اللہ خاں بنی بھندری بازار
میر امیر حسین علی
بروہا گجرات حیدر آباد دکن
میر امام الدین شیخ محمد یعقوب

واسطے سند اسل مر کے کہ یہ کتاب بھی ہونی مطبع نظامی کی ہر مہر و دستخط متمم کے ثبت کیے گئے +

العبد

محمد علی بن حاجی محمد حسن خان خفی تعلیم



فہرست اون بیہیچ ناموں کی جنکا اس سال میں بیان ہے

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام	نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
۱		پہلی مجلس	۱۴	۱۳	حضرت بی بی جویریہ رض
۲	۱	حضرت بی بی خواجہ علیہ السلام	۱۸	۱۱	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رض
۳	۲	حضرت بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا	۱۹	۱۲	حضرت بی بی یمونہ رض
۴	۳	حضرت بی بی اجروہ رض	۲۰	۱۳	حضرت بی بی ام سلمہ رض
۵	۴	حضرت بی بی زینب رض	۱۵		تیسری مجلس
۶	۵	حضرت بی بی خاتون والدہ موسیٰ	۲۱	۱۷	حضرت بی بی زینب رض
۷	۶	حضرت بی بی آسیہ بی بی فرعون	۲۲	۱۸	حضرت بی بی رقیہ رض
۸	۷	حضرت بی بی ہفصہ رضی اللہ عنہا	۲۳	۱۹	حضرت بی بی ام کلثوم رض
۹	۸	حضرت بی بی نفیس بی بی علیہ السلام	۲۴	۲۰	حضرت بی بی فاطمہ زہرا رض
۱۰	۹	حضرت بی بی مریم والدہ امجدہ علیہ السلام	۲۵	۲۱	چوتھی مجلس
۱۱	۱۰	دوسری مجلس	۲۶	۲۲	حضرت بی بی زینب رض
۱۲	۱۱	حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رض	۲۷	۲۳	حضرت بی بی علیہ السلام
۱۳	۱۲	حضرت بی بی زینب بنت جحش	۲۸	۲۴	حضرت بی بی خولہ رض
۱۴	۱۳	حضرت بی بی سودہ رض	۲۹	۲۵	حضرت بی بی خولہ رض
۱۵	۱۴	حضرت بی بی صفیہ رض	۳۰	۲۶	حضرت بی بی خولہ رض
۱۶	۱۵	حضرت بی بی ام حبیبہ رض	۳۱	۲۷	حضرت بی بی خولہ رض
۱۷	۱۶	حضرت بی بی حفصہ رض	۳۲	۲۸	حضرت بی بی خولہ رض
			۳۳	۲۹	حضرت بی بی خولہ رض
			۳۴	۳۰	حضرت بی بی خولہ رض
			۳۵	۳۱	حضرت بی بی خولہ رض

نمبر شمار	نمبر صفحه	نام	نمبر شمار	نمبر صفحه	نام
۳۶	۲۹	حضرت بی بی نفیسه رحم	۵۳	۳۶	حضرت بی بی راسخی قدس سره
۳۷	۳۵	حضرت بی بی فاطمه زهرا پوریه رحم	۵۴	۳۷	حضرت بی بی لکمه شیرازی قدس سره
۳۸	۳۸	حضرت بی بی تنگه رحم	۵۵	۳۸	حضرت بی بی فاطمه سید لیلانی رحم
۳۹	۳۲	حضرت بی بی شمس الدین شیخ ابی عبد الله	۵۶	۳۹	حضرت بی بی خاتون جمال قدس سره
۴۰	۳۰	حضرت بی بی آمنه الواحد رحم	۵۷	۴۰	حضرت بی بی زبیده خاتون رحم
۴۱	۳۳	حضرت بی بی آمنه السلام رحم	۵۸	۴۱	حضرت بی بی رضیه بی بی حمیده
۴۲	۳۲	حضرت بی بی سمیونه و غطه رحم	تمام شد		
۴۳	۳۳	حضرت بی بی ام محمد بن محمد بن عبد الله			
۴۴	۳۳	حضرت بی بی سیده خدیجه و اطفه قدس سره	<p>تاریخ ریخته تسلیم محمد آوار حسین سبع سنو الی</p> <p>نصف خوار طبعی کتبی</p> <p>تاریخ کتبی طبعی کتبی</p> <p>تاریخ کتبی طبعی کتبی</p> <p>۱۳۸۵</p>		
۴۵	۳۳	حضرت بی بی کریمه و زبیده قدس سره			
۴۶	۳۶	حضرت بی بی فاطمه و غطه قدس سره	<p>ایضاً</p> <p>بفضل آئینه اللوات</p> <p>مخبر خواست قیام طبع</p> <p>۱۳۸۵</p>		
۴۷	۳۷	حضرت بی بی فاطمه بنت نصر رحم			
۴۸	۳۸	حضرت بی بی ساره قدس سره	<p>بفضل آئینه اللوات</p> <p>مخبر خواست قیام طبع</p> <p>۱۳۸۵</p>		
۴۹	۳۹	حضرت بی بی فاطمه نام قدس سره			
۵۰	۳۵	حضرت بی بی قوسم والده حضرت فاطمه	<p>بفضل آئینه اللوات</p> <p>مخبر خواست قیام طبع</p> <p>۱۳۸۵</p>		
۵۱	۳۵	حضرت بی بی زینب والده سلطان مجید			
۵۲	۳۶	حضرت بی بی اولیا قدس سره	<p>بفضل آئینه اللوات</p> <p>مخبر خواست قیام طبع</p> <p>۱۳۸۵</p>		

فہرست اون بیہوش ناموں کی جنکا اس سال میں بیان ہے

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام	نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
۱۷	۱۸	حضرت بی بی اجڑہ رضہ	پہلی مجلس		
۱۸	۱۹	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ	۲	۱	حضرت بی بی حوا علیہا السلام
۱۹	۲۰	حضرت بی بی میمونہ رضہ	۳	۲	حضرت بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا
۲۰	۲۱	حضرت بی بی ام سلمہ رضہ	۴	۳	حضرت بی بی اجڑہ رضہ
تیسری مجلس		۱۵	۵	۴	حضرت بی بی زینب رضہ
۲۱	۲۲	حضرت بی بی زینب رضہ	۶	۵	حضرت بی بی خاتون والدہ موسیٰ
۲۲	۲۳	حضرت بی بی رقیہ رضہ	۶	۶	حضرت بی بی آسیہ بی بی فرعون
۲۳	۲۴	حضرت بی بی ام کلثوم رضہ	۶	۷	حضرت بی بی صفورہ بی بی شعیب رضہ
۲۴	۲۵	حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضہ	۷	۸	حضرت بی بی بلقیس بی بی سلیمان
چوتھی مجلس		۱۶	۸	۹	حضرت بی بی مریم والدہ ماجدہ عیسیٰ
۲۵	۲۶	حضرت بی بی زکریا رضہ	دوسری مجلس		۹
۲۶	۲۷	حضرت بی بی حاجہ و نوحہ و حوا و گوہر و شہباز رضہ	۱۰	۱۰	حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰ رضہ
۲۷	۲۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۱	۱۱	حضرت بی بی زینب رضہ
۲۸	۲۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۲	۱۲	حضرت بی بی زینب بنت جحش رضہ
۲۹	۳۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۳	۱۳	حضرت بی بی سوودہ رضہ
۳۰	۳۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۴	۱۴	حضرت بی بی صفیہ رضہ
۳۱	۳۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۵	۱۵	حضرت بی بی ام حبیبہ رضہ
۳۲	۳۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ	۱۶	۱۶	حضرت بی بی حفصہ رضہ
۳۳	۳۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۴	۳۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۵	۳۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۶	۳۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۷	۳۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۸	۳۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۳۹	۴۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۰	۴۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۱	۴۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۲	۴۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۳	۴۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۴	۴۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۵	۴۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۶	۴۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۷	۴۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۸	۴۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۴۹	۵۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۰	۵۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۱	۵۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۲	۵۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۳	۵۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۴	۵۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۵	۵۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۶	۵۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۷	۵۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۸	۵۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۵۹	۶۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۰	۶۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۱	۶۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۲	۶۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۳	۶۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۴	۶۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۵	۶۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۶	۶۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۷	۶۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۸	۶۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۶۹	۷۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۰	۷۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۱	۷۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۲	۷۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۳	۷۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۴	۷۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۵	۷۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۶	۷۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۷	۷۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۸	۷۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۷۹	۸۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۰	۸۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۱	۸۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۲	۸۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۳	۸۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۴	۸۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۵	۸۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۶	۸۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۷	۸۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۸	۸۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۸۹	۹۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۰	۹۱	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۱	۹۲	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۲	۹۳	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۳	۹۴	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۴	۹۵	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۵	۹۶	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۶	۹۷	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۷	۹۸	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۸	۹۹	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			
۹۹	۱۰۰	حضرت بی بی خولہ بی بی حضرت زکریا رضہ			

نمبر شمار	نمبر صفحه	نام	نمبر شمار	نمبر صفحه	نام
۳۶	۲۹	حضرت بی بی نفیسه ر	۵۳	۳۶	حضرت بی بی راتقیه
۳۷	۳۰	حضرت بی بی فاطمه زینبیه ر	۵۲	۳۷	حضرت بی بی لکھ کشمیری
۳۸	۳۸	حضرت بی بی تحفه ر	۵۵	۳۸	حضرت بی بی فاطمه سید کیا
۳۹	۳۹	حضرت بی بی ام محمد الہدیہ ر	۵۶	۳۹	حضرت بی بی خاتون جلال قدس
۴۰	۴۰	حضرت بی بی آمنہ الوداد ر	۵۷	۴۰	حضرت بی بی زبیدہ خاتون رح
۴۱	۴۱	حضرت بی بی آمنہ السلام ر	۵۸	۴۱	حضرت بی بی رضیہ و بی بی حبیبہ
۴۲	۴۲	حضرت بی بی سمیہ و غطف ر	تمام شد		
۴۳	۴۳	حضرت بی بی ام محمدت محمد بن عبد اللہ			
۴۴	۴۴	حضرت بی بی سیدہ صدیقہ و ام حف	تاریخ ریختہ تسلیم محمد انوار حسین سہسروالی		
		قدس و اکسیدہ			
۴۵	۴۵	حضرت بی بی کریمہ و زیدہ قدس سر	<p>ببخش کریم سہیل زہر مونا</p> <p>فضل خدا طبعی ہو چکا</p> <p>تاریخ سکی طبع کی تسلیم کی</p> <p>حقا ہی بی صدا کیا</p> <p>۱۲۸۵</p>		
۴۶	۴۶	حضرت بی بی فاطمہ و غطف قدس سر			
۴۷	۴۷	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر ر	ایضاً		
۴۸	۴۸	حضرت بی بی سارہ قدس سر			
۴۹	۴۹	حضرت بی بی فاطمہ نام قدس سر	<p>بفضل خدا تحفہ الزونات</p> <p>دل خواست تسلیم طبع</p> <p>پیر و از مغرب شد طبع</p> <p>خرو گشت پرتو شد طبع</p> <p>۱۲۸۵</p>		
۵۰	۵۰	حضرت بی بی قرم والدہ حضرت سید کیا			
		گوشہ قدس اکسیدہ			
۵۱	۵۱	حضرت بی بی زینب والدہ سلطان مح			
۵۲	۵۲	حضرت بی بی اولیا قدس سر			

